Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63 | ہفت روزہ | قادیان | شمارہ 24

بدر

BADR

The weekly Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

13 رشعبان 1435 ہجری 12 راحسان 1393 ہش 12 رجون 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مسیح موعود کے ہاتھ پر جمع ہو کر ملّت واحدہ بننے میں ہی آج مسلمانوں کی بقا اور ترقی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ کی گہرائی سے آگاہ فرما کر آخری زمانے میں اسلام کی شان وشوکت کا ادراک عطا فرمادیا آج کے دن ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک اندھیرا زمانہ اسلام پر گزرنے کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دَور اس صادق ومصدوق کے قول کے عین مطابق 23 مارچ 1889ء کو اپنی تمام تر دنیاوی نشانیوں کے ساتھ شروع ہو کر آخری زمانے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود کو یہ حکم دیا کہ آج کے دن (یعنی 23 مارچ) ان پاک بازوں کی جماعت کے قیام کا اعلان کرکے ان سے عہد بیعت لو کہ ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے اپنی جان، مال اور وقت کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ کی خاتمیت اور کاملیت کی مہر دنیا کے ہر انسان کے دل پر لگا کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانا ہمارا کام ہے۔

تم کیا جانو کہ اس نبی کی کیا شان ہے؟ وہ ہے محمد مصطفیٰؐ، جو برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، خاتم الرسل اور دنیا کا امام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے۔ اور آپؐ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز ومعارف ونکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ اور جو معارف حقّہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپؐ کے دین نے زندہ کردیا۔

مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں اُن کا سیدھا راستہ دکھلاؤں، اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں، اور اِس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران پائیں گے۔

آج اگر مسلمانان عالم اور خاص طور پر عرب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے اس درد بھرے اور پُرحکمت پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اسے قبول کرلیں تو مسلم ممالک کی قابل فکر حالت خوشخبریوں اور رحمتوں سے بھر جائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سیرت پر گفتگو، قادیان دارالامان اور ہوشیار پور کے مقاماتِ مقدّسہ کا تعارف اور پروگرام پر عرب دوستوں کا اظہار تشکر

21، 22، 23 مارچ 2014ء کو قادیان دارالامان سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر خصوصی عربی پروگرام "اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ جَآءَ الۡمَسِیۡحُ" کی براہ راست نشریات کے موقع پر

23 مارچ 2014ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں عرب دوستوں کے نام ولولہ انگیز پیغام

بزبان عربی

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

إِخۡوَتِيۡ وَأَخَوَاتِيۡ الۡعَرَب! اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه،

كُنۡتُ أَوَدُّ أَنۡ أُخَاطِبَكُمُ الۡيَوۡمَ بِإِيۡجَازٍ بِالۡأُرۡدِيَّةِ، وَ أَنۡ يُّتَرۡجَمَ كَلَامِيۡ تَرۡجَمَةً فَوۡرِيَّةً إِلَى الۡعَرَبِيَّةِ، وَلٰكِنۡ بِإِلۡحَاحٍ مِنَ السَّيِّدِ "مُحَمَّد شَرِيۡف عَوۡدَه" وَ إِخۡوَةٍ آخَرِيۡنَ، قَرَّرۡتُ أَنۡ أَقۡرَأَ التَّرۡجَمَةَ الۡعَرَبِيَّةَ لِرِسَالَتِيۡ هٰذِهٖ، فَأَهَمِّيَّةُ هٰذَا الۡيَوۡمِ دَفَعَتۡنِيۡ لِأَنۡ أَنَالَ

بزبان اردو

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

"میرے پیارے عرب بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جو مختصر طور پر آپ کو کہنا چاہتا ہوں اس کے بارہ میں میرا ارادہ تھا کہ اردو میں بولوں جس کا ساتھ ساتھ عربی میں ترجمہ ہو جائے لیکن شریف عودہ صاحب اور بعض دوسرے دوستوں کے زور دینے پر مَیں نے اپنے پیغام کا عربی ترجمہ کروا کر خود ہی پڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ صرف اس لیے کہ آج کے

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 22

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

پیشگوئی عبداللہ آتھم میں مذکور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قول پر اعتراض کرتے ہوئے معترض نے لکھا:

''مرزا نے اس پیشگوئی کے لوازم ذکر کرتے ہوئے کہا تھا: جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ اب سنئے کہ 5 ستمبر 1894ء کو مرزا کی مقررہ میعاد پوری ہوگئی لیکن نہ پیشگوئی ظہور میں آئی نہ اس کے لوازم نہ کوئی اندھا بینا ہوا اور نہ کسی لنگڑے اور بہرے کو شفا حاصل ہوئی۔'' (اخبار منصف)

تعجب ہے معترض کی عقل پر! جس بات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پورے مباحثے میں انکار کرتے رہے اُسی کو آپ کی طرف منسوب کر دیا یعنی اقتداری معجزات۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کو سمجھنے کیلئے مباحثے کے دوران رونما ہونے والے ایک واقعہ کو جاننا ضروری ہے۔ یہ واقعہ ایک عظیم الشان نشان کا پیش خیمہ بنا۔ یہ نشان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس نشان سے بڑھ کر تھا جو ساحروں کے مقابل پیش آیا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس مباحثہ کی شرائط میں زندہ مذہب کی شناخت کا معیار تازہ نشان دکھانا قرار دیا اور فرمایا کہ مدعی فریق جس کتاب کو الہامی سمجھتا ہے اس میں مومن کی بیان کردہ علامات کو اپنے وجود میں ثابت کر کے دکھائے تبھی وہ اپنی کتاب کی رو سے پکا مسلمان یا عیسائی ہوسکتا ہے۔ آپ نے نہایت پُرزور انداز میں دعویٰ کیا کہ میں قرآن مجید کی بیان کردہ ایمان کی علامات کو اپنے وجود میں ثابت کر کے دکھاؤں گا۔ مباحثہ کو دونوں مذاہب میں فیصلہ کن بنانے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ چھ دن کے مباحثہ کے بعد ساتویں دن ایک روحانی مقابلہ بصورت مباہلہ کیا جائے اور ایک دوسرے کے خلاف ایک سال کے اندر اندر رُسوا کُن عذاب نازل ہونے کی دُعا کریں۔ (حجۃ الاسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوران مباحثہ بار بار فریق مخالف کو اس نشان نمائی اور مباہلہ کی طرف توجہ دلائی لیکن ان میں سے کوئی اس روحانی مقابلہ کیلئے آمادہ نہ ہوا۔ آخر بہت دن کے غور و فکر کے بعد ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت فریق مخالف نے اپنی طرف سے ایک ایسا وار کیا جس کے متعلق اُسے یقین تھا کہ اس وار سے اس کا مدمقابل ضرور شکست یافتہ سمجھا جائے گا اور اُس کے ہاں فتح کے نقارے بجیں گے۔ چنانچہ 26 مئی 1893 کے مباحثہ کے دن پادری عبداللہ آتھم نے یہ بیان لکھوایا کہ:

''ہم مسیحی تو پرانی تعلیمات کیلئے نئے معجزات کی کچھ ضرورت نہیں دیکھتے اور نہ ہم اس کی استطاعت اپنے دیکھتے ہیں.... اور نشانات کا وعدہ ہم سے نہیں لیکن جناب کو اس کا بہت سا ناز ہے ہم بھی دیکھنے معجزہ سے انکار نہیں کرتے۔ پس ہم یہ تین شخص پیش کرتے ہیں جن میں ایک اندھا ایک ٹانگ کٹا اور ایک گونگا ہے ان میں سے جس کسی کو صحیح و سالم کرسکو کردو۔ اور جو اس معجزہ سے ہم پر فرض و واجب ہوگا ہم ادا کریں گے آپ بقول خود ایسے خدا کے قائل ہیں جو گفتہ قادر نہیں لیکن درحقیقت قادر ہے تو وہ ان کو تندرست بھی کرسکے گا پھر اس میں تامل کی کیا ضرورت ہے اور ضرور بقول آپ کے راستباز کے ساتھ ہوگا ضرور ہوگا۔ آپ خلق اللہ پر رحم فرمایئے جلد فرمایئے اور آپ کو خبر ہوگی کہ آج یہ معاملہ پڑنا ہے جس خدا نے الہام سے آپ کو خبر دے دی کہ اس جنگ و میدان میں تجھے فتح ہے اس نے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہوگا کہ اندھے و دیگر مصیبت زدوں نے بھی پیش ہونا ہے سو سب عیسائی صاحبان و محمدی صاحبان کے روبرو اسی وقت اپنا چیلنج پورا کیجئے۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 150-151)

فریق مخالف کا یہ وار کاسر صلیب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مقابلہ میں بالکل ویسا ہی تھا جیسا حضرت موسیٰ کو ساحروں کے مقابل پیش آیا تھا جس میں انہوں نے اپنے سونٹے اور رسیاں اس طرح پھینکیں کہ وہ لوگوں کو سانپ نظر آئیں اور لوگ ڈرے اور حضرت موسیٰؑ پر بھی اس جادو کا اثر ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُسی وقت اپنا عصا پھینکنے کا حکم دیا اور بشارت دی کہ تو ہی غالب اور فتحیاب ہوگا۔

اس جگہ ضمناً یہ بیان کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت موسیٰؑ کے مقابل پیش ہونے والے جادوگر تو بخوشی اس مقابلہ کیلئے تیار تھے اور موسیٰؑ کے مقابل فتحیاب ہونے کی صورت میں فرعون سے انعام کے خواہاں تھے۔ لیکن یہاں جو لوگ مقابلہ پر آئے اُن کے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا نام سنتے ہی اوسان خطا ہوگئے۔ انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ مقابلہ عام مسلمانوں میں سے کسی کے ساتھ ہو اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سے آمنا سامنا نہ ہو۔ یہاں تک امرتسر کے مسلمانوں کو اُکسانے کی کوشش کی گئی کہ تمام مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف کفر کے فتوے دیئے ہوئے ہیں اور اُسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور تم اسے اپنے ہیرو کے طور پر پیش کرتے ہو لیکن جنڈیالہ (امرتسر) کے مسلمانوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں اس طور پر گھیرا کہ ان کیلئے فرار کا کوئی راستہ نہ چھوڑا اور چونکہ مباحثہ کی طرح بھی انہوں نے خود ڈالی تھی اس لئے چار و ناچار انہیں یہ تلخ پیالہ پینا پڑا۔ الغرض جب پادری عبداللہ آتھم نے یہ وار کیا۔ اس وقت اگرچہ کہ حاضر الوقت مسلمانوں کے ہوش گم تھے اور وہ پریشان تھے کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا کیا جواب دیں گے اور عیسائیوں نے تو ایک لحاظ سے اپنے فتحیاب ہونے کا پختہ یقین کرلیا تھا۔ لیکن یہ خدا کا شیر جو پہلے سے ہی اپنے حی قیوم قادر و توانا خدا سے اس جنگ میں فتح کی بشارت پاچکا تھا، مطمئن بیٹھا تھا۔ آپ کے چہرہ پر پریشانی کا کوئی نشان نہیں تھا۔ البتہ آپ بے تابی سے اپنے وقت کے منتظر تھے تا پادریوں کے دجل کو پارہ پارہ کر کے دکھاویں۔ چنانچہ جب آپ کا وقت آیا تو آپ نے نہایت جلالی رنگ میں اپنا بیان لکھوانا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ'' آپ کے مذہب میں حضرت عیسیٰؑ نے جو نشانیاں نجات یا بندوں یعنی حقیقی ایمانداروں کی لکھی ہیں وہ آپ میں کہاں موجود ہیں۔ مثلاً جیسے کہ مرقس ۱۶۔ ۱۷ میں لکھا ہے۔ اور وے جو ایمان لائیں گے اُن کے ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ وہ میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور نئی زبانیں بولینگے سانپوں کو اُٹھالینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں گے اُنہیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وے بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو چنگے ہوجائینگے۔ تو اَب میں بادب التماس کرتا ہوں اور اگر ان الفاظ میں کچھ درشتی یا مرارت ہو تو اُسکی معافی چاہتا ہوں کہ یہ تین بیمار جو آپ نے پیش کئے ہیں یہ علامت تو بالخصوصیّت مسیحیوں کیلئے حضرت عیسیٰؑ قرار دے چکے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہاری یہی علامت ہے کہ بیمار پر ہاتھ رکھو گے تو وہ چنگا ہوجائیگا اب گستاخی معاف اگر آپ سچّے ایماندار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اِسوقت تین بیمار آپ ہی کے پیش کردہ موجود ہیں آپ اُن پر ہاتھ رکھدیں اگر وہ چنگے ہوگئے تو ہم قبول کرلیں گے کہ بیشک آپ سچّے ایماندار اور نجات یافتہ ہیں ورنہ کوئی قبول کرنے کی راہ نہیں کیونکہ حضرت مسیح تو یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوتا تو اگر تم پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے چلا جا تو وہ چلا جاتا مگر خیر مَیں اس وقت پہاڑ کی نقل مکانی تو آپ سے نہیں چاہتا کیونکہ وہ ہماری اِس جگہ سے دور ہیں لیکن یہ تو بہت اچھی تقریب ہوگئی کہ بیمار تو آپ نے ہی پیش کردیئے اب آپ ان پر ہاتھ رکھو اور چنگا کر کے دکھلاؤ ورنہ ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہاتھ سے جاتا رہے گا مگر آپ پر یہ واضح رہے کہ یہ الزام ہم پر عائد نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن کریم میں ہماری یہ نشانی نہیں رکھی کہ بالخصوصیّت تمہاری یہی نشانی ہے کہ جب تم بیماروں پر ہاتھ رکھو گے تو اچھے ہوجائیں گے ہاں یہ فرمایا ہے کہ میں اپنی رضا اور مرضی کے موافق تمہاری دُعائیں قبول کرونگا اور کم سے کم یہ کہ اگر ایک دُعا قبول کرنے کے لائق نہ ہو اور مصلحتِ الٰہی کے مخالف ہو تو اس میں اطلاع دیجائیگی یہ کہیں نہیں فرمایا کہ تم کو یہ اقتدار دیا جائیگا کہ تم اقتداری طور پر جو چاہو وہی کر گذرو گے۔ مگر حضرت مسیح کا تو یہ حکم معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیماروں وغیرہ کے چنگا کرنے میں اپنے تابعین کو اختیار بخشتے ہیں جیسا کہ متی ۱۰ باب ۱ میں لکھا ہے پھر اُس نے بارہ شاگردوں کو پاس بلا کے انہیں قدرت بخشی کہ ناپاک رُوحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دُکھ درد کو دُور کریں۔ اب یہ آپکا فرض اور آپکی ایمانداری کا ضرور نشان ہوگیا کہ آپ ان بیماروں کو چنگا کر کے دکھلا دیں یا یہ اقرار کریں کہ ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہم میں ایمان نہیں اور آپکو یاد رہے کہ ہر ایک شخص اپنی کتاب کے موافق مؤاخذہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ تمہیں اقتدا دیا جائیگا بلکہ صاف فرمادیا کہ

یعنی انکو کہدو کہ نشان اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں جس نشان کو چاہتا ہے اُسی نشان کو ظاہر کرتا ہے بندہ کا اُسپر زور نہیں ہے کہ جبر کے ساتھ اُس سے ایک نشان لیوے یہ جبر اور اقتدار تو آپ ہی کی کتابوں میں پایا جاتا ہے بقول آپ کے مسیح اقتداری معجزات دکھلاتا تھا اور اُس نے شاگردوں کو بھی اقتدار بخشا۔ اور آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ اب بھی حضرت مسیح زندہ حیّ قیّوم قادر مطلق عالم الغیب دن رات آپ کے ساتھ ہے جو چاہو وہی دے سکتا ہے پس آپ حضرت مسیح سے درخواست کریں کہ ان تینوں بیماروں کو آپ کے ہاتھ رکھنے سے اچھا کر دیویں تا نشانی ایمانداری کی آپ میں باقی رہ جاوے ورنہ یہ تو مناسب نہیں کہ ایک طرف اہل حق کے ساتھ بحیثیت سچے عیسائی ہونے کے مباحثہ کریں اور جب سچے عیسائی کے نشان مانگے جائیں تب کہیں کہ ہم میں استطاعت نہیں اس بیان سے تو آپ اپنے پر ایک اقبالی ڈگری کراتے ہیں کہ آپ کا مذہب اسوقت زندہ مذہب نہیں ہے۔

(جنگ مقدس روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 153 تا 155)

کاسر صلیب حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بیان لکھوانا تھا کہ پادریوں نے ان پیش کردہ بیماروں کو مجلس سے ایسے غائب کردیا گویا انہیں زمین نگل گئی ہو۔ ان کی یہ

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا ماٹو: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں پھر توحید قائم ہوئی۔ یہی ایک چیز ہے جو اسلام کا لب لباب ہے اور جس کا ہر کامل موحد میں پایا جانا ضروری ہے۔

جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اور جس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اس نے سب کچھ ہی سمجھ لیا

جب تک انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو نہ ہو جائے توحید کامل کو نہیں سمجھ سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اس زمانے کے لوگوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا جلوہ دکھایا

اس زمانے میں اس توحید کا حقیقی ادراک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا ہے اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہونے کی وجہ سے آپ کو ملا ہے۔

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں

اسلام کی حسین تعلیم کا خلاصہ نیز اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کیا ہے اور یہ کہ تمام نیکیوں کی بنیاد توحید ہی ہے اور اس کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں محو ہوئے بغیر ممکن نہیں

صرف اور صرف ایک درد ہے کہ توحید کا قیام ہو جائے تا کہ دنیا تباہی سے بچ جائے۔

’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘

اسلام محبت پیار حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے

دنیا داروں سے ہماری محبت اور ہمدردی دنیا داری کی خاطر نہیں ہے۔

اگر احمدیوں کو ’’محبت سب سے‘‘ کا صحیح ادراک حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آقا اور محسن انسانیت سے اس کے طریق سیکھنے ہیں اور یہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب خود اپنی توحید کے معیاروں کو بھی ماپیں۔

یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے خدمت انسانیت کرنی ہے

جو ہیومینیٹی فرسٹ کی شاخیں ہیں ان کے کارکنوں اور انتظامیہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے کام میں برکت اسی وقت پڑے گی جب خدا تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں گے اور اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں گے اور اپنے کاموں کو دعاؤں سے شروع کریں گے۔

جن کو دنیا کافر کہتی ہے وہی توحید کے حقیقی علمبردار ہیں

مکرم صدیق اکبر رحمان صاحب کی وفات۔ ان کا ذکر خیر اور نمازِ جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 مئی 2014ء بمطابق 09 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 30 مئی 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ یہ نعرہ ہم خاص طور پر غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ نعرہ اس بات کے جواب میں یا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے لگاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ یا اس کے افراد دوسروں کے لئے بغض و کینہ رکھتے ہیں یا دوسروں کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھتے۔ یا غیر مسلموں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم یہ آواز بلند کرتے ہیں کہ اسلام محبت پیار حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ان کی یہ بات ہی غلط ہے کہ اسلام ظلم و تعدی اور بربریت کا مذہب ہے یا پھر ہم یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔

پس اگر ہم کسی بھی قسم کی خدمت انسانیت کرتے ہیں، ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں تو یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ ہم نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں کو دنیا کی ہمدردی اور محبت میں تڑپتے دیکھا ہے اور اس حد تک تڑپتے اور بے چین ہوتے اور سجدوں میں روتے دیکھا ہے کہ اس تڑپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرما کر قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے، ان انسانوں کے لئے جو بغض و کینے سے پاک ہوں بطور ثبوت محفوظ فرما دیا تا کہ آئندہ آنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے سے پہلے اس تڑپ پر غور کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے جو مسلمان کہلاتے ہیں اس اسوہ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

اَسَفًا(الکھف:7) پس کیا تو شدت غم کے باعث ان کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔ یہ جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ کس بات پر ایمان نہیں لاتے؟ اس بات پر کہ شرک نہ کرو، خدا کا بیٹا نہ بناؤ۔ جب ان کو کہا جاتا ہے تو اس پر ایمان نہیں لاتے۔ شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے معاف نہیں کرتا۔ پس یہ ہمدردی اور محبت ہے ہر انسان سے حتیٰ کہ مشرک کے ساتھ بھی کہ اسے سیدھے راستے پر لانے کے لئے جہاں عملی کوشش کی جائے وہاں اس کے لئے دعا بھی کی جائے۔

پس اگر احمدیوں کو ''محبت سب سے'' کا صحیح ادراک حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آقا اور محسن انسانیت سے اس کے طریق سیکھنے ہیں اور یہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب خود اپنی توحید کے معیاروں کو بھی ماپیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں محبت اور ہمدردی کے جذبات کی ایک اور مثال کہ جب قوم کی طرف سے ظلم و تعدی کی انتہا ہوتی ہے تو تباہی کی دعائیں نہیں کیں بلکہ یہ دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ان کے فائدے کے لئے ہے۔ جب دوسرے قبیلے تنگ کرتے ہیں اور بددعا کے لئے کہا جاتا ہے تو تب بھی ایک موقع پر آپ نے یہی ہاتھ اٹھائے۔ لوگ سمجھے کہ بددعا ہوئی اور قبیلہ تباہ ہوا۔ آپ نے کہا کہ اے اللہ دوس قبیلے کو ہدایت دے۔

(صحیح البخاری کتاب الجھاد و السیر باب الدعا للمشرکین بالھدیٰ لیتألفھم حدیث 2937)

پس محبت صرف اپنوں کے لئے اور ہمدردی صرف اپنوں سے ہی نہیں بلکہ دوسروں سے بھی محبت اور ہمدردی کے وہی معیار ہیں۔ صرف اور صرف ایک درد ہے کہ توحید کا قیام ہو جائے تاکہ دنیا تباہی سے بچ جائے۔ آج بھی دنیا میں ہزاروں قسم کا شرک پھیل چکا ہے اور نہ صرف شرک بلکہ خدا کے وجود سے ہی دنیا کا ایک بڑا حصہ انکاری ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے اور توحید کے قیام کے لئے ہمیں بھی اس چیز کو اپنانے کی ضرورت ہے جس کا سبق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے سے ہمیں دیا ہے۔ ہمیں صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک نعرہ ہم نے لگا لیا جسے دنیا پسند کرتی ہے اور اس بات پر مختلف جگہوں پر ہماری واہ واہ ہو جاتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ایک ذریعہ ہے اس وسیع تر مقصد کے حصول کے لئے جس کی خاطر انسان کی پیدائش ہوئی ہے۔ پس ہمارے انسانی ہمدردی کے کام، محبت کا پرچار اور اظہار اور عمل اور نفرت سے دوری اور نفرت سے صرف دوری ہی نہیں کرنی بلکہ نفرت سے ہمیں نفرت بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہے، اس کی توحید کے قیام کے لئے ہے۔ اگر ہمیں نفرت ہے تو کسی شخص سے نفرت نہیں بلکہ شیطانی عمل سے نفرت ہے اور ہونی چاہئے۔ شیطانی عمل کرنے والوں سے بھی ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم انہیں اس گند سے باہر لائیں تاکہ انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں۔ دنیا داروں سے ہماری محبت اور ہمدردی دنیا داری کی خاطر نہیں ہے۔ ہم اپنے دلوں سے دنیا داروں کی نفرت ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کچھ حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے، توحید کے قیام کے لئے، توحید کو اپنے دلوں میں پہلے سے بڑھ کر بسانے اور راسخ کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

پس ہمیں چاہئے کہ دنیا کی نظر میں پسندیدہ بننے کے لئے صرف نعرے نہ لگائیں یا اظہار نہ کریں بلکہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے یہ نعرہ لگائیں۔ اس زمانے میں ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے، ہمدردئ خلق اور محبت کے اصول اپنانے کے لئے چنا ہے اور آپ نے ہمیں وہ اصول سکھائے اور تعلیم دی۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا'' (نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفتِ مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔''

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ ''میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ کرو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 440 مطبوعہ ربوہ)

یہاں پہلے جو فرمایا کہ ''دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ کرو''۔ اس سے یہ خیال آ سکتا ہے کہ جب نفرت کسی سے نہیں تو دشمنی کیسی۔ اس کا جواب بھی فرما دیا کہ جو مذہب کی وجہ سے دشمن ہیں، جو خود دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں تم ان کو ذاتی دشمن نہ سمجھو۔ تمہارے دل میں دشمنی ہے یا نہیں۔ جو بھی تمہارے سے دشمنی کرنے والے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش تو کرو لیکن ذاتی دشمن بنا کر یا ذاتی دشمنی کا دل میں خیال لا کر پھر کینہ توزی کی عادت نہ ڈالو۔ نفرتوں کو دور کرنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''نوع انسان پر شفقت اور اس کی ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 438 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بغیر لحاظ مذہب و ملت کے تم لوگوں سے ہمدردی کرو۔ بھوکوں کو کھلاؤ۔ غلاموں کو آزاد کرو۔ قرضہ داروں کے قرض دو۔ زیر باروں کے بار اٹھاؤ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کا حق ادا کرو۔'' (نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 434)

پھر ایک موقع پر فرمایا کہ

''میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود کرنا چاہتے ہیں...... میں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 217 مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا: ''تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں...... جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا''۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30)۔ (دکھاوے کے لئے نیکی نہیں کر سکتا۔)

پس دوسروں سے ہمدردی اور محبت کے یہ معیار ہیں اور یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، اس کے رسول کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

پس ہمدردئ خلق کے بارے میں اسلام کی یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ کیا اس تعلیم کے دینے والے خدا کو چھوڑ کر اور اس زمانے کے فرستادے کو چھوڑ کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آیا ہم کہیں اور جا کر یہ معیار حاصل کر سکتے ہیں؟ کبھی نہیں کر سکتے۔ پس ہر ایک کے لئے ہماری جو محبت ہے یا نفرت کسی سے نہیں جو ہے یہ ایک آخری مقصد نہیں ہے بلکہ خدا کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کو ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنا چاہئے اور اسی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

کچھ عرصہ ہوا مجھے احساس ہوا کہ خدمت انسانیت کے لئے ہیومینٹی فرسٹ کے نام سے جو ہمارا ادارہ ہے اس کے کام کرنیوالوں اور شاید انتظامیہ کو یہ خیال ہو گیا ہے کہ دین سے بالکل اپنے آپ کو علیحدہ کرنا ہے اور اگر علیحدہ کر کے خدمت کریں تو شاید ہماری دنیا میں زیادہ آؤ بھگت ہو گی۔ تو میں نے یہاں مرکزی انتظامیہ کو کہا کہ آپ کی اہمیت اس لئے ہے کہ دین سے جڑے ہوئے ہیں۔ جماعت کا کہیں نہ کہیں نام آتا ہے۔ اگر کہیں حسب ضرورت جماعت کا نام بھی استعمال کرنا پڑے تو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے خدمت انسانیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بندوں کے حقوق ادا کرو اس لئے ہم نے خدمت انسانیت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔ بغیر اس کے خدمت انسانیت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ انہیں تو یہ بات سمجھ آ گئی لیکن باقی ممالک میں جو ہیومینٹی فرسٹ کی شاخیں ہیں ان کے کارکنوں اور انتظامیہ کو جن میں الا ماشاء اللہ تقریباً سارے احمدی ہی ہیں، یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے کام میں برکت اسی وقت پڑے گی جب خدا تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں گے اور اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں گے اور اپنے کاموں کو دعاؤں سے شروع کریں گے۔ اس کے بغیر ہمارے کسی کام میں برکت نہیں پڑ سکتی، چاہے کوئی اپنی عقل سے منصوبہ بندی کرتا رہے۔ بہرحال یہ بات کہنی بھی ضروری تھی اور آج میں نے اسی ضمن میں بات کی ہے کیونکہ میں سوچ رہا تھا کہ کبھی ہیومینٹی فرسٹ کی انتظامیہ کو توجہ دلانے کے لئے کہوں گا، اس کا ذکر کروں گا تو چاہے ضمناً کہہ لیں یا اس تعلق میں کہہ لیں۔ بہرحال اس کا ذکر کرنا ضروری ہے اور اسی لئے مَیں نے یہ بات بیان کی ہے۔

اب میں ''محبت سب کے لئے'' کے نعرے کی بات جو میں کر رہا تھا اس کی طرف آتا ہوں۔ اور یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک خدمت خلق اور ہمدردئ خلق اور محبت پھیلانے اور دشمنیاں ختم کرنے کی نیکی ایک بہت بڑی نیکی ہے لیکن صرف یہی نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اگر ہمیں یہ خیال آ جائے کہ اگر ہم نے یہ کر لیا تو سب کچھ پا لیا۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی میں بتا آیا ہوں کہ یہ نعرہ اس مقصد کے حصول کا ایک حصہ ہے۔ اس منزل کی طرف بڑھنے کا ایک قدم ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور آپ کی غلامی میں اس زمانے میں اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اور وہ مقصد ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا صحیح ادراک پیدا کرنا، خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام احکامات پر چلنے کی کوشش کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا مطمح نظر اور مقصد بنانا اور اس کے حصول کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا کیونکہ یہی چیز ہے جس سے ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق اور نیکیوں کے حصول کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی علماء کی ایک بحث مضامین کی صورت میں چلی جو

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

الفضل میں شائع ہوتے رہے یا بعض بزرگوں نے اس بارے میں اپنا اپنا نقطہ پیش کیا کہ جماعت کا ماٹو یا مطمح نظر کیا ہونا چاہئے؟ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو جو ماٹو دیا یا جس طرف توجہ دلائی وہ ایسا ہے جس سے دین بھی مضبوط ہوتا ہے، ایمان بھی مضبوط ہوتا ہے، حقوق اللہ کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔ دو بزرگوں میں سے ایک نے کہا کہ ہماری جماعت کا مطمح نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (البقرة:149) ہونا چاہئے۔ دوسرے نے کہا کہ ہمارا ماٹو یا مطمح نظر ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' ہونا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ کوئی نہ کوئی مطمح نظر ضرور ہونا چاہئے۔ دنیا میں جتنی تنظیمیں ہیں اور انجمنیں ہیں جب قائم ہوتی ہیں تو اپنا اپنا کوئی نہ کوئی مطمح نظر رکھتی ہیں اور اگر سنجیدہ اور امانت کا حق ادا کرنے والی ہیں تو اس کے حصول کے لئے سنجیدگی سے کوشش بھی کرتی ہیں تا کہ اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کر سکیں۔ دنیا میں اخلاقی ترقی کو بھی مطمح نظر بنانے کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ تعلیمی ترقی کو بھی مطمح نظر بنانے کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ اگر کسی جگہ عوام کے یا کسی کے حقوق غصب ہو رہے ہیں تو سیاسی تنظیمیں آزادی کو اپنا ماٹو بنا لیتی ہیں، اس کے لئے کوشش کرتی ہیں اور نعرے لگاتی ہیں۔ اگر کسی جگہ کوئی اور صورت ہے تو اس کو اپنا مطمح نظر بنایا جاتا ہے۔ بہر حال مطمح نظر کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم نے اس بات کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور اپنی جماعت کے سامنے بھی ہر وقت اسے موجود رکھنا ہے، دنیا میں بھی قائم کرنا ہے اور اپنے سامنے بھی موجود رکھنا ہے۔ اس دنیا میں ہزاروں قسم کی نیکیاں ہیں اگر کسی ایک نیکی کو چن لیا جائے تو بظاہر ایک اچھی بات ہے، مطمح نظر ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ باقی قسم کی نیکیوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ ضرورت اور سہولت کو سامنے رکھتے ہوئے ان نیکیوں میں سے کسی ایک نیکی کو مطمح نظر بنایا جاتا ہے۔

بہر حال کوئی بھی اچھا ماٹو کوئی اپنے لئے مقرر کرے وہ اس کے لئے نیکی ہے۔ آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ بعض ماٹو ایسے ہوتے ہیں جن کا آپس میں اشتراک ہوتا ہے مثلاً یہ کہ ''خدا کی اطاعت کرو'' اور یہ ماٹو کہ ''نیکیوں میں ترقی کرو'' یہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں کیونکہ خدا کی اطاعت کے بغیر نیکیوں کا حصول ناممکن ہے اور اسی طرح جو نیک نہیں وہ خدا کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح یہ ماٹو کہ ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' اور یہ کہ ''میں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کروں گا''، دونوں آپس میں مشابہ ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے اندر آ جاتے ہیں۔ پس ساری نیکیاں ہی اچھی ہیں اور ہمیں انہیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 560 تا 562 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

لیکن جب ماٹو کے بارے میں سوال اٹھے تو پھر اسی طرف توجہ رکھ کر اسی طرف اپنی توجہ محدود کر کے بعض لوگ اپنی نیکیوں کو بالکل ہی محدود کر دیتے ہیں یا اسی کو سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جیسے ہمارے نوجوانوں میں یا بعض اور لوگوں میں بھی (لوگ) اپنی دینی حالت کو تو بھول گئے ہیں لیکن صرف دنیا دکھاوے کے لئے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ بہت زیادہ لگانے لگ گئے ہیں۔ ٹھیک ہے اگر اسلام کی تعلیم کا پرچار اگر کرنا ہے، نیک نیت ہے تو یہ نعرہ بہت اچھا ہے لیکن ہمارا صرف یہی مقصد نہیں جیسا کہ میں نے کہا بلکہ ہمارے مقصد بہت وسیع ہیں۔ اسی طرح ہمدردیٔ خلق اگر کرنی ہے تو صرف ہمدردیٔ خلق ہی کچھ چیز نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ کی یاد دلوں سے غائب ہو رہی ہے تو پھر اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ میں نے جب یہ مضمون پڑھے تو مجھے ایک یہودی کا قصہ یاد آ گیا کہ جب اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتیں کرتے ہوئے دورانِ گفتگو کہا کہ ہمیں آپ لوگوں سے یعنی مسلمانوں سے بہت زیادہ حسد ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ حسد کی کیا وجہ ہے؟ یہ کس لئے ہوتی ہے؟ تو یہودی کہنے لگا کہ اس بات کا حسد ہے کہ اسلام میں ایک خاص خوبی ہے کہ دنیا کی کوئی بات ایسی نہیں جو اسلام کے احکامات میں موجود نہ ہو۔ قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ ذاتی نوعیت سے لے کر بین الاقوامی نوعیت تک تمام احکام اور مسائل اور ان کا حل اس میں موجود ہے۔ یہ چیز ایسی ہے جو ہم میں حسد پیدا کرتی ہے۔

پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کو سامنے رکھے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی کسی ایک بات کو بطور ماٹو چننا درست نہیں پس بے شک ''فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ'' ایک عمدہ ماٹو ہے اسی طرح ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' بھی عمدہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ آیت بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى (الأعلى: 17۔18) یعنی نادان لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں حالانکہ آخرت یعنی دین کی زندگی کا نتیجہ دنیوی زندگی سے اعلیٰ اور دیرپا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 562 تا 563 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

اکثر ہم جمعہ پر سورۃ میں یہی آیت پڑھتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار تعلیم قرآن کریم نے دی ہے۔ پس قرآن کریم کی وہ کون سی تعلیم ہے جو ماٹو نہ بن سکے، جو مطمح نظر نہ بن سکے۔ جس پر نظر ڈالیں اور اس پر غور کریں تو وہ دل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

اس تمہید کے بعد پھر آپ نے یہ فرمایا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مصداق تھا۔ کوئی خرابی ایسی نہ تھی جو اس زمانہ میں پیدا نہ ہو گئی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں، اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی اس زمانے کا ظل ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی تمام قسم کی خرابیاں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس لئے آج مذہب کی بھی ضرورت ہے۔ اخلاق کی تمام اقسام کی بھی ضرورت ہے۔ دنیا کی ہر خوبی اور ترقی کی بھی ضرورت ہے۔ جہاں لوگوں کے دلوں سے ایمان اٹھ گیا ہے وہاں اخلاق فاضلہ بھی اٹھ گئے ہیں اور حقیقی دنیوی ترقی بھی مٹ گئی ہے کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں وہ نفسانیت کا ایک مظاہرہ ہے۔ چاہے وہ ذاتی طور پر ہو یا بین الاقوامی طور پر دیکھ لیں کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں وہ صرف اپنی ذات کے لئے مفاد ہے۔ وہ دنیا کی ترقی نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس سے دنیا کا ایک حصہ فائدہ اٹھا رہا ہے اور دوسرے کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ چاہے وہ سیاسی غلامی ہو یا معاشی اور اقتصادی غلامی ہو کسی نہ کسی صورت میں ایک حصہ غلام بن رہا ہے اور ان کے لئے بہر حال یہ ترقی نہیں ہے اور جو ترقی کر رہے ہیں ان کے بھی اپنے مفادات ہیں، نفسانیت ہے جس کو وہ ترقی کا نام دیتے ہیں۔

پس ایسے وقت میں یہ کہنا کہ فلاں آیت کو مطمح نظر بناؤ اور فلاں کو چھوڑ دو یہ غلط ہے بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت ہی ہمارا مطمح نظر اور نصب العین ہے اور ہونا چاہئے۔ پس ہمارا ماٹو تو تمام قرآن کریم ہی ہے لیکن اگر کسی دوسرے ماٹو کی ضرورت ہے تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مقرر کر دیا اور وہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور یہ تمام قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام تعلیمیں اور تمام اعلیٰ مقاصد توحید سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح بندوں کے آپس کے تعلقات اور بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات یہ بھی توحید کے اندر آ جاتے ہیں۔ اور توحید ایسی چیز ہے جو بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لگا دیا گیا ہے کہ حقیقی معبود کی تلاش یا خدا تعالیٰ کو اگر دیکھنا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے دیکھو۔ گویا آپ ہی وہ عینک ہیں جس سے معبود حقیقی نظر آ سکتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لی جائے تو الحمد سے لے کر الناس تک ہر جگہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مضمون نظر آئے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہی ہے جن کے آنے سے دنیا میں توحید حقیقی قائم ہوئی ورنہ اس سے پہلے بعض لوگوں نے حضرت عزیر کو بعض نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ بعض لوگ ملائکہ کو معبود بنائے بیٹھے تھے۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہر قسم کے فسادوں کو دور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی توحید کے قیام کے لئے کھڑا کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں پھر توحید قائم ہوئی اور یہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ماٹو ہے جو ہم اپنی اذانوں کے ساتھ بھی بلند کرتے ہیں۔ جب کسی شخص کو اسلام میں لایا جاتا ہے تو اسے بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہلوایا جاتا ہے کیونکہ حقیقی اسلام اسی کا نام ہے۔ اگر کسی میں دینی کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اس کے سامنے سے ہٹ گیا ہوتا ہے ورنہ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہر وقت سامنے ہو تو انسان دینی کمزوریوں سے محفوظ رہے۔
(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 563 تا 565 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

صرف منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا مقصد نہیں ہے اکثر جیسے لوگ دہراتے رہتے ہیں۔ جھوٹ بھی بولیں گے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر جھوٹ بول دیں گے۔ بلکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اگر کہا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت اور اس کا خوف اور اس کی تمام صفات سامنے آجاتی ہیں۔ پھر جیسا کہ بیان ہو چکا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی واضح ہوتی ہے۔ پس جب تک انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو نہ ہو جائے توحید کو کامل نہیں سمجھ سکتا یا توحید کامل کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تفصیلی جلوہ یعنی قرآن کریم کو سمجھ سکتا ہے۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر توحید کو نہیں سمجھتے، باوجود عقل کے شرک میں مبتلا رہتے ہیں۔ غیر مسلموں کو تو ایک طرف رکھیں مسلمانوں میں بھی جو لوگ ہیں ان کی بہت بڑی اکثریت پیروں فقیروں کو اپنا خدا بنا بیٹھے ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 566 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

کہا تو احمدیوں کو جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے اسلام سے خارج ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہچانا اور نتیجۃً توحید سے بھی دور ہیں۔ اس زمانے میں اس توحید کا حقیقی ادراک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا ہے اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہونے کی وجہ سے آپ کو ملا ہے۔ جن کو دنیا کافر کہتی ہے وہی توحید کے حقیقی علمبردار ہیں۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہوئے تو آپ کو نظر آ گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور ان کو زندہ ماننا شرک ہے۔ آپ سے پہلے لاکھوں ایسے عالم اور فقیہ تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف خدائی صفات منسوب کرتے تھے مثلاً یہ کہ وہ اب تک زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں، وہ مردے زندہ کیا کرتے تھے، ان کو غیب کا علم تھا وغیرہ وغیرہ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے آج ہم بلکہ ہر احمدی بچہ عقلی اور نقلی دلائل سے اس عقیدے پر قائم رہنا گوارا نہیں کرتا۔ اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر، آپ سے نور لے کر ہمیں بتائیں اور شرک کو ہم سے دور کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اس زمانے کے لوگوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا جلوہ دکھایا اور یہی ایک چیز ہے جو اسلام کا لب لباب ہے اور جس کا ہر کامل موحد میں پایا جانا ضروری ہے۔ باقی تو سب تفصیلات ہیں جو مختلف آدمیوں کے لئے مختلف شکلوں میں بدلتی رہتی ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت بتایا، کسی کو بڑی نیکی جہاد فی سبیل اللہ بتایا، کسی کو بڑی نیکی تہجد کی ادائیگی بتایا۔ پس ہر ایک کو اس کی بنیادی کمزوری دور کرنے کے لئے توجہ دلائی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی نیکیاں بجالانے کی ضرورت نہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 566 تا 567 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

پس یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کے تمام احکام اپنی اپنی جگہ پر بہت عمدہ اور مفید ہیں لیکن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سب پر حاوی ہے۔ پس یہ اصل ماٹو ہے جسے ہمیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ توحید کی حقیقت اور اس کے قیام پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ انسان بت پرستی نہ کرے یا کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر زندہ نہ مانے یا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے بلکہ دنیا کے ہر کام میں توحید کا تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سونے کے وقت اور وضو کے وقت بھی توحید کا اقرار فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی کسی انسان کو دنیا کے کسی کام پر بھروسہ یا انحصار ہو گیا تو وہ انسان شرک کے مقام پر جا ٹھہرا اور پھر اس کے موحد ہونے کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کیونکہ توحید کی لازمی شرط ہے کہ انسان صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہی تکیہ رکھے اور بھروسہ کرے۔ توحید کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر کام میں خواہ دینی ہے یا دنیاوی انسان کی نظر صرف ایک خدا کی طرف اٹھے۔ پس بے شک اپنی جگہ تمام نیک فقرات عمدہ اور اچھے ماٹو ہیں لیکن کامل موحد بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی نظر سے ہر ایک چیز غائب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے لئے ہر چیز کالعدم ہو جائے۔ پس حقیقی ماٹو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہے جس میں تمام نیکیاں جمع ہو جاتی ہیں۔
(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 568 تا 569 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

اور توحید کو سمجھنے کے لئے جو دقتیں ہیں ان کا حل بھی ہمیں یہی بتاتا ہے۔ دقتیں دور کرنے کیلئے کوئی نمونہ ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ نمونہ ہے جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک فقرے میں یوں بیان فرمایا تھا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند عائشہؓ حدیث 25108 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اس ایک فقرے میں توحید کا اعلیٰ معیار بھی بیان ہو گیا۔ احکام قرآن کا عملی نمونے کا معیار بھی قائم ہو گیا اور احکامات کی تفصیل بھی سامنے آ گئی۔ پس جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اور جس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اس نے سب کچھ ہی سمجھ لیا کیونکہ شرک ہی تمام بدیوں، غفلتوں اور گناہوں کی جڑ ہے اور توحید پر قائم ہونے کے بعد انسان میں اعلیٰ اخلاق، علم، عرفان، تمدن، سیاست، دوسرے فنون میں کمال، سب ہی کچھ آ جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نور ایک تریاق ہے جس میں تمام امراض کا علاج ہے۔ پس ہمارا ماٹو جو خود بخود خدا تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ باقی تفصیلات ہیں جو نصیحت کے طور پر کام آ سکتی ہیں۔ اس زمانے میں چونکہ دجال اپنی تمام طاقت کے ساتھ دنیا میں رونما ہوا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ میں دنیا کو دین پر مقدم رکھوں گا۔ یہ دجال کا مقصد ہے کہ دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کے مقابل پر ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نعرہ لگائیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شرائط بیعت میں یہ فقرہ شامل فرمایا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ اپنے اوپر ہم دین کی تعلیم لاگو رکھیں گے اور ہر مخالف کے اعتراض کے مقابل پر اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھائیں گے اور یہ سب اس لئے کہ ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کو دنیا میں قائم کرنے والے بنیں۔ ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اس مقصد کے حصول کے لئے کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ فرمایا تھا کہ خُذُوا التَّوْحِیْدَ التوحید یَآ اَبْنَآءَ الفارس۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 267) یعنی کہ اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑو۔ ابنائے فارس سے مراد صرف آپ کا خاندان ہی نہیں ہے بلکہ تمام جماعت روحانی لحاظ سے ابنائے فارس کے ماتحت آتی ہے اور یہ حکم تمام جماعت کے لئے ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کسی خاص چیز کو پکڑتا ہے۔ فرمایا کہ تم مصائب کے وقت توحید کو پکڑ لیا کرو کہ اس کے اندر باقی تمام چیزیں ہیں۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔
(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 570 تا 571 خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 1936ء)

آج جبکہ شرک کے ساتھ دہریت بھی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے بلکہ دہریت بھی شرک کی ایک قسم ہے یا شرک دہریت کی قسم ہے۔ ہم اپنے آپ کو ایک نعرے پر محدود کر کے اور اس پر اکتفا کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے نہیں بن سکتے۔ نہ ہی ہم انسانیت کی خدمت کے زعم میں اپنی نمازوں اور عبادتوں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ جو ایسا کرتا ہے یا کہتا ہے اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ پس ہمیں اپنے حقیقی مطمح نظر اور مقصود کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم تمام دینی و دنیاوی انعامات کے حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا (آ گیا ہے جنازہ؟) جو مکرم صدیق اکبر رحمان صاحب کا ہے۔ فیض الرحمان صاحب کے بیٹے تھے۔ والتھم فاریسٹ (Waltham Forest) میں رہتے تھے۔ 7 رمئی کو کینسر کی بیماری کی وجہ سے چالیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عہدوں کے لحاظ سے تو جماعتی خدمت کی ان کو زیادہ توفیق نہیں ملی لیکن کارکن کے لحاظ سے ہمیشہ بڑے سرگرم کارکن رہے ہیں۔ خلافت سے بھی مضبوط تعلق رکھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر اور دعاؤں پر بڑا یقین تھا۔ انہوں نے بڑی لمبی بیماری کاٹی ہے۔ کینسر کی انہیں بیماری تھی اور بڑے صبر سے اور حوصلے سے انہوں نے اپنا یہ بیماری کا عرصہ گزارا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ ان کی والدہ کو بھی صبر کی توفیق دے۔ ان کی اہلیہ اور چھوٹا بچہ شاید سال ڈیڑھ سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔

☆☆☆☆

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بقیہ: حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں ولولہ انگیز پیغام از صفحہ اوّل

حَظًّا مِنْ فَيْضِ وَبَرَكَاتِ لُغَةِ سَيِّدِيْ وَ مُطَاعِيْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ وَ صَحِيْفَةِ اللهِ الْأَخِيْرَةِ الْكَامِلَةِ. فَأَذْكُرَ لَكُمْ بِنَفْسِيْ أَهَمِّيَّةَ هَذَا الْيَوْمِ بِهٰذِهِ اللُّغَةِ الْمُبَارَكَةِ۔

إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ عَظِيْمٌ، يَجْعَلُنِيْ أَجُوْلُ بِمُخَيَّلَتِيْ وَأَعُوْدُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ قَرْنًا إِلَى الْوَرَاءِ، فَأَرَى مَجْلِسًا يَجْلِسُ فِيْهِ سَيِّدِيْ وَ مُطَاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ مَسْجِدِهِ النَّبَوِيِّ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ، بَيْنَ صَحَابَتِهِ الْمُخْلِصِيْنَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَ أَرْضَاهُمْ أَجْمَعِيْنَ، يَقْسِمُ لَهُمْ مِنْ مَائِدَةِ الْعُلُوْمِ وَ الْمَعَارِفِ وَ الثَّمَرَاتِ الرُّوْحَانِيَّةِ۔ كَانَتْ قُلُوْبُهُمْ فَيَّاضَةً يَقِيْنًا بِغَلَبَةِ الْإِسْلَامِ وَازْدِهَارِهِ وَظُهُوْرِهِ وَ انْتِصَارِهِ، وَبِتَحَقُّقِ الْقَدَرِ الْإِلٰهِيِّ الْمُتَعَلِّقِ بِالْغَلَبَةِ الْأَبَدِيَّةِ لِهٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْأَخِيْرَةِ۔ وَ فِيْ هَذِهِ الْحَالَةِ نَزَلَتِ الْبُشْرَى التَّالِيَةُ لِتَزِيْدَ الْقُلُوْبَ الْمَلِيْئَةَ بِالْيَقِيْنِ يَقِيْنًا: [وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ] (الجمعة:4)۔

عِنْدَ ذٰلِكَ سَأَلَ أَحَدُ الصَّحَابَةِ سَيِّدِيْ وَ حَبِيْبِيْ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى عَمَّنْ يَكُوْنُ هَؤُلَاءِ الْآخَرُوْنَ؟ أَمَّا بَقِيَّةُ الصَّحَابَةِ فَقَدِ اسْتَمَعُوْا بِإِصْغَاءٍ تَامٍّ، آمِلِيْنَ أَنْ يُطْلِعَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى أُولٰئِكَ السُّعَدَاءِ الَّذِيْنَ سَيَحْظَوْنَ بِشَرَفِ [وَ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ]، حَيْثُ يَلْتَحِقُوْنَ بِالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ، فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بُرْهَةً، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الشَّرِيْفَةَ بِكُلِّ حَنَانٍ، عَلَى كَتِفِ سَلْمَانَ، ذٰلِكَ الْفَارِسِيِّ مِنْ بَيْنِ الْعَرَبِ الْعَارِبِيْنَ، وَقَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ۔

وَمَعَ عِظَمِ هَذِهِ الْبُشْرَى، وَمَا تَحْمِلُهُ مِنْ نُبُوْءَةٍ كُبْرَى، فَقَدْ فَهِمَ الصَّحَابَةُ الْكِرَامُ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ، أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ قَدَّرَ لِهٰذَا الدِّيْنِ بَعْدَ الْغَلَبَةِ وَ الظَّفَرِ وَ الْاِنْتِصَارَاتِ، زَمَانًا مِنَ الزَّوَالِ وَ الْاِنْحِطَاطِ، لَا يَبْقَى فِيْهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْإِيْمَانِ إِلَّا اسْمُهُمَا، وَسَيَكُوْنُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ مِنَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ۔

وَلٰكِنَّ اللهَ تَعَالَى أَنْزَلَ هَذِهِ الشَّرِيْعَةَ الْكَامِلَةَ لِتَدُوْمَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ لَمْ يُنْزِلْهَا لِيَبْتَعِدَ الْإِسْلَامُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا، فَقَدْ بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِبِعْثَةِ رَجُلٍ فَارِسِيٍّ يُعِيْدُ الْإِيْمَانَ إِلَى هَذِهِ الدُّنْيَا ثَانِيَةً، وَ يُقِيْمُ جَمَاعَةً يُطَابِقُ فِعْلُهَا قَوْلَهَا، وَ تَكُوْنُ خَاضِعَةً لِحُكْمِ الْقُرْآنِ، مُؤْثِرَةً الدِّيْنَ عَلَى الدُّنْيَا، مُسْتَعِدَّةً لِتَقْدِيْمِ كُلِّ تَضْحِيَةٍ لِإِقَامَةِ حُكْمِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ كَالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ۔ وَ بِذِكْرِ هَاتَيْنِ الْمَرْحَلَتَيْنِ دَلَّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى عُمْقِ مَعَانِيْ: [وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ]، وَعَرَّفَنَا عَلَى الْعَظَمَةِ وَالشَّوْكَةِ الَّتِيْ يَنَالُهَا الْإِسْلَامُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ۔

وَبِفَضْلِ اللهِ تَعَالَى، فَقَدْ شَهِدْنَا تَحَقُّقَ هَذِهِ النُّبُوْءَةِ، فَبَعْدَ مُرُوْرِ عَصْرِ الْاِنْحِطَاطِ وَ الظَّلَامِ، رَأَيْنَا أَنَّ عَصْرَ النَّشْأَةِ الثَّانِيَةِ لِلْإِسْلَامِ قَدِ ابْتَدَأَ وَ انْبَرَى، بِجَمِيْعِ آيَاتِهِ الْكُبْرَى، وِفْقًا لِنُبُوْءَةِ خَيْرِ الْوَرَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ وَقَدِ ابْتَدَأَ هَذَا الْعَصْرُ فِي الثَّالِثِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ آذَار عَامَ أَلْفٍ وَثَمَانِ مِئَةٍ وَ تِسْعَةٍ وَ ثَمَانِيْنَ، مُبَرْهِنًا عَلَى صِدْقِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ أَيْضًا۔ وَ قَدْ تَحَقَّقَتْ فِيْ هَذَا الْعَصْرِ كُلُّ الْآيَاتِ وَالنُّبُوْءَاتِ، الَّتِيْ مِنْ ضِمْنِهَا آيَةٌ عَظِيْمَةٌ ظَهَرَتْ فِي السَّمَاوَاتِ، وَ هِيَ الْخُسُوْفُ وَ الْكُسُوْفُ فِيْ رَمَضَانَ، وِفْقًا لِلْأَوْقَاتِ الْمُحَدَّدَةِ مِنْ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ۔ وَ هِيَ آيَةٌ لَمْ تَكُنْ مِنْ قَبْلُ لِإِنْسَانٍ، وَ قَدْ جَاءَتْ كَبُرْهَانٍ، عَلَى عَظَمَةِ هَذَا الْخَادِمِ الصَّادِقِ وَ الْمُحِبِّ الْمُخْلِصِ لِلنَّبِيِّ الْعَدْنَانِ۔ وَ بِهَا قَدْ ثَبَتَ صِدْقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ صِدْقُ ذٰلِكَ الْمَبْعُوْثِ، وَ قَدْ ظَهَرَتْ فِي الشَّرْقِ تَارَةً وَ فِي الْغَرْبِ تَارَةً لِتَكُوْنَ شَهَادَةً لِسَيِّدِيْ وَ

دن کی اہمیت نے مجھے مجبور کیا کہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے آخری کامل و مکمل صحیفہ کی زبان کے فیضان اور برکت سے کچھ حصہ پا سکوں اور اس دن کی اہمیت کے بارہ میں اس مبارک زبان میں خود ہی بیان کروں۔

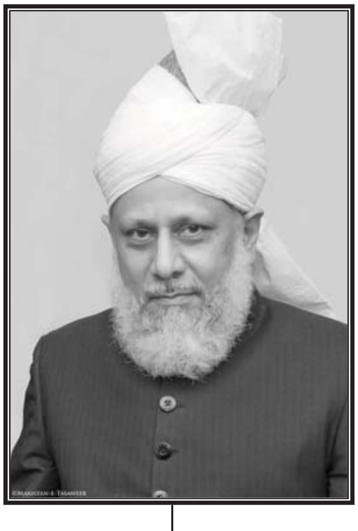

آج کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہے بلکہ یہ دن مجھے چودہ سو سال پیچھے لے جا کر اس مجلس کی یاد دلاتا ہے جس میں میرے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اپنے جلیل القدر صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ روحانی مائدہ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں تقسیم ہو رہا تھا اور اسلام کی ترقی اور ہمیشہ کے لیے اس آخری شریعت کے غلبہ کی تقدیر الٰہی سے ہر دل پر از یقین تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان یقین سے بھرے ہوئے دلوں کو مزید صیقل کرنے کے لیے یہ خوشخبری آتی ہے کہ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الجمعة:4) اس وقت ایک صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جرأت کر کے بار بار میرے آقا اور مولا سے استفسار کرتا ہے کہ وہ آخرین کون لوگ ہوں گے؟ اور باقی صحابہ اپنے آقا کی باتوں کی طرف اس امید پر کان لگائے پوری طرح متوجہ ہیں کہ آپؐ ان خوش قسمت لوگوں کے بارے میں بھلا کیا وضاحت فرمائیں گے جو وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کا اعزاز پا کر صحابہ سے ملنے والے ہیں۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد میرے آقا و مطاع نہایت شفقت سے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک جانثار جو عرب نہیں تھا بلکہ فارسی الاصل تھا اور سلمان فارسی کے نام سے مشہور تھا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ: اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص اسے واپس زمین پر لائے گا۔

پس میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضاحت سے اُس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہر شخص پر یہ بات واضح ہوگئی کہ اسلام کے عروج کے بعد زوال بھی مقدّر ہے۔ اور مسلمانوں کے عمل اور قول میں تضاد بھی پیدا ہوگا۔ نہ دین باقی رہے گا، نہ اسلام باقی رہے گا، فقط اسلام کا نام باقی رہ جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس آخری کامل و مکمل شریعت کو تا قیامت قائم رہنے کے لئے بھیجا ہے نہ کہ اسلام کے ثریّا پر معلّق ہونے کے لئے۔ اس لئے آپؐ نے خوشخبری بھی دی کہ اُس وقت فارسی الاصل اور غیر عربوں میں سے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو ایمان کو دنیا میں دوبارہ قائم فرمائے گا۔ جو قول و فعل کے تضاد کو دُور کرنے والی جماعت کا قیام کرے گا۔ جو دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والوں کا گروہ بنائے گا۔ جو قرآن کی حکومت اپنے سروں پر قائم کرنے والوں کی جماعت قائم کرے گا۔ جو صحابہ کی طرح اس کے قیام کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوں گے۔

یہ دونوں باتیں بیان فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی گہرائی سے آگاہ فرما کر آخری زمانے میں اسلام کی شان و شوکت کا ادراک عطا فرما دیا۔

آج کے دن ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک اندھیرا زمانہ اسلام پر گزرنے کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دَور اس صادق و مصدوق کے قول کے عین مطابق 23 مارچ 1889ء کو اپنی تمام تر دنیاوی نشانیوں کے ساتھ شروع ہو کر آخری زمانے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔ تمام تر نشانیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پورا کر کے اس کی عظمت کو ثابت فرما دیا، یعنی کہ جو نشانی مَیں بتانے لگا ہوں آنے والے کی صداقت اور اپنے قول کی صداقت کے لئے، جو ایک آسمانی نشان ہے اور آج تک کسی کی تصدیق کے لئے ظاہر نہیں ہوا وہ رمضان کے مہینہ میں مخصوص تاریخوں پر چاند اور سورج کا گرہن لگنا ہے۔ اس نشان کو جہاں اللہ تعالیٰ نے مشرق میں ظاہر فرمایا وہاں مغرب میں بھی ظاہر فرمایا، تا کہ مشرق و مغرب میں میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی صداقت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی بھی تصدیق ہو کہ

”وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ“ (سبا:29)

پس یہ چاند اور سورج گرہن کا نشان جو گو مسیح موعود کی آمد کی نشانی کے طور پر دیا گیا اصل میں مشرق و مغرب میں اور دنیا کے ہر خطّہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے اعلان کے لئے ظاہر ہوا تھا، دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ اب دنیا میں ایک ہی زندہ دین ہے جو اسلام ہے اور ایک ہی زندہ رسول ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اے میرے پیارے بھائیو! پس یہ اہمیت ہے آج کے دن کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں فنا ہونے کی وجہ سے مسیح

مُطَاعِيْ أَشْرَفِ الْخَلْقِ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَ يَتَحَقَّقَ بِهَا قَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَ نَذِيْرًا وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ] (سبا: 29)۔

وَمَعَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ قَدْ ظَهَرَتْ دَلِيْلاً عَلَى صِدْقِ ذَلِكَ الْمَبْعُوْثِ، إِلَّا أَنَّهَا فِي الْحَقِيْقَةِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ قَضَى أَنْ يُّقِيْمَ حُكْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرِيْعَتَهُ فِي الشَّرْقِ وَ الْغَرْبِ، بَلْ فِيْ كُلِّ بُقْعَةٍ مِّنْ بِقَاعِ الْعَالَمِ، وَ يُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ هُنَاكَ دِيْنٌ حَيٌّ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَ لَيْسَ هُنَاكَ نَبِيٌّ حَيٌّ إِلَّا مُحَمَّدًا خَيْرَ الْأَنَامِ، عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ أَزْكَى السَّلَامِ۔

فَيَا إِخْوَتِي الْأَحِبَّةَ، هَذِهِ هِيَ أَهَمِّيَّةُ هَذَا الْيَوْمِ، حَيْثُ شَرَّفَ اللهُ تَعَالَى حَضْرَةَ مِرْزَا غُلَام أَحْمَد الْقَادِيَانِيّ عَلَيْهِ السَّلَامِ، لِتَفَانِيْهِ فِيْ حُبِّهِ لِسَيِّدِهِ وَ مُطَاعِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، أَنْ يَكُوْنَ مَسِيْحًا مَوْعُوْدًا وَ مَهْدِيًّا مَعْهُوْدًا، وَيُنْشِئَ جَمَاعَةَ الْآخَرِيْنَ مِنَ الْأَطْهَارِ الصُّلَحَاءِ الْمُخْلِصِيْنَ، لِيُلْحِقَهُمْ بِالْأَوَّلِيْنَ، وَ لِيَأْخُذَ مِنْهُمُ الْبَيْعَةَ عَلَى أَنْ يَبْذُلُوْا كُلَّ تَضْحِيَةٍ بِالنَّفْسِ وَ الْمَالِ وَالْوَقْتِ فِيْ سَبِيْلِ النَّشْأَةِ الثَّانِيَةِ لِلْإِسْلَامِ، وَ لِرَفْعِ رَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَفَّاقَةً فِيْ كُلِّ أَنْحَاءِ الْعَالَمِ۔

إِنَّنَا نَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَ نُعْلِنُ أَنَّ مُهِمَّتَنَا هِيَ أَنْ نُعَرِّفَ الْعَالَمَ عَلَى كَمَالَاتِهِ وَ نَتْرُكَ نَقْشَ خَاتَمِهِ عَلَى قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ، لِكَيْ يُصْبِحَ خَادِمًا لِحَضْرَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ فَهَذِهِ الْمُهِمَّةُ الَّتِيْ وُكِّلَتْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ بِالْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ الْمَهْدِيِّ الْمَعْهُوْدِ لَيْسَتْ بِالْيَسِيْرَةِ۔ فَنَحْتَفِلُ بِهَذَا الْيَوْمِ لِكَيْ يَدْفَعَنَا إِلَى مُرَاجَعَةِ أَنْفُسِنَا وَ مُحَاسَبَتِهَا وَ اسْتِعْرَاضِ حَالَتِنَا الْعَمَلِيَّةِ، وَ أَنْ نَسْعَى جَاهِدِيْنَ لِنَكُوْنَ جُزْءًا مِنَ "الْآخَرِيْنَ" الَّذِيْنَ بَشَّرَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِهِ وَ قَالَ بِأَنَّهُمْ سَيَلْتَحِقُوْنَ بِالْأَوَّلِيْنَ۔ فَيَنْبَغِي أَلَّا نَرْتَاحَ مَا لَمْ نَحْشُرِ الْعَالَمَ كُلَّهُ عِنْدَ قَدَمَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِمُهِمَّةٍ يَسِيْرَةٍ هَذِهِ الَّتِيْ عَهِدَهَا اللهُ تَعَالَى إِلَيْنَا بَعْدَ الْإِيْمَانِ بِالْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ الْمَهْدِيِّ الْمَعْهُوْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

فَيَا أَيُّهَا السُّعَدَاءُ مِنَ الْعَرَبِ الَّذِيْنَ آمَنْتُمْ بِهَذَا الْخَادِمِ الصَّادِقِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ تَعَهَّدْتُمْ بِإِنْجَازِ هَذِهِ الْمُهِمَّةِ الْعَظِيْمَةِ! بَلِّغُوْا بِكُلِّ حِكْمَةٍ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا سِيَّمَا أُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِلُغَةِ هَذَا النَّبِيِّ الْأَخِيْرِ وَ الْأَحَبِّ إِلَى اللهِ تَعَالَى، وَالَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ لُغَةَ الْكِتَابِ الْكَامِلِ وَ الشَّرِيْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قِرَاءَةً وَ نُطْقًا وَ فَهْمًا، بَلِّغُوْهُمْ جَمِيْعًا أَنَّ بَقَاءَهُمْ وَ رُقِيَّهُمْ فِيْ أَنْ يَجْتَمِعُوْا عَلَى يَدِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ يُصْبِحُوْا مِلَّةً وَاحِدَةً۔ كُوْنُوْا أَنْصَارَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ بِنَقْلِكُمْ لَوْعَتَهُ وَ حُرْقَتَهُ إِلَى بَنِيْ قَوْمِكُمْ، دَاعِيْنَ إِيَّاهُمْ: تَعَالَوْا نَرْفَعُ مُتَّحِدِيْنَ مَعًا رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَّاقَةً عَالِيَةً فِي الْعَالَمِ، وَ نَجْعَلُ بَلَدًا بَعْدَ بَلَدٍ وَ قَوْمًا بَعْدَ قَوْمٍ وَ إِنْسَانًا بَعْدَ إِنْسَانٍ، خَادِمًا وَ خَاضِعًا لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَأُقَدِّمُ إِلَيْكُمُ الْآنَ، مِنْ أَجْلِ الْبَرَكَةِ وَالتَّذْكِيْرِ، تِلْكَ الرِّسَالَةَ الَّتِيْ كَانَ إِمَامُ الزَّمَانِ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ وَ الْمَهْدِيُّ الْمَعْهُوْدُ قَدْ وَجَّهَهَا إِلَى الْعَرَبِ۔

يَقُوْلُ حَضْرَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَيُّهَا الْأَتْقِيَاءُ الْأَصْفِيَاءُ، مِنَ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ أَرْضِ النُّبُوَّةِ وَجِيْرَانَ بَيْتِ اللهِ الْعُظْمَى۔ أَنْتُمْ خَيْرُ

موعود اور مہدی معہود ہونے کا اعزاز بخشا اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود کو یہ حکم دیا کہ آج کے دن ان پاک بازوں کی جماعت کے قیام کا اعلان کر کے ان سے عہد بیعت لو کہ ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے اپنی جان، مال اور وقت کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ کی خاتمیت اور کاملیت کی مہر دنیا کے ہر انسان کے دل پر لگا کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانا ہمارا کام ہے۔ پس یہ کوئی چھوٹا کام نہیں جو مسیح موعود کے ماننے والوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ اس دن کی یاد اس لئے مناتی ہے کہ صحابہ کی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرین میں سے ایک قوم کے پہلوں سے ملنے کی جو خوشخبری دی تھی ہم اپنے جائزے لیتے ہوئے، اپنی عملی حالتوں کو جانچتے ہوئے ان آخرین کا حصہ بننے کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک دنیا کے ہر انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نہ لا ڈالیں۔

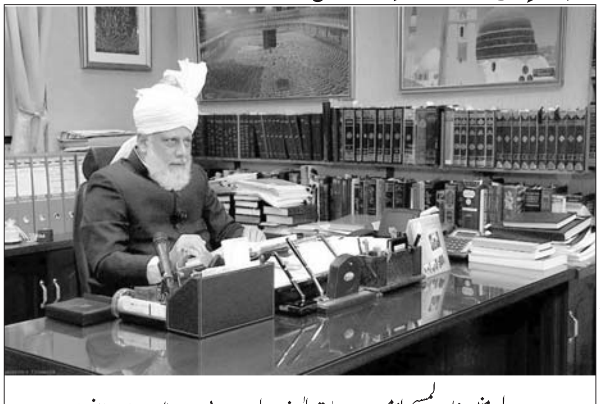

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربی زبان میں پیغام عطا فرما رہے ہیں

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ماننے کے بعد ہمارے ذمہ لگایا ہے۔

اے عرب کے رہنے والے وہ خوش قسمت انسانو، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مان کر اس عظیم کام کو کرنے کا عہد کیا ہے، حکمت و دانائی سے تمام مسلمانوں کو، ہاں خاص طور پر ان مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور آخری نبی کی زبان بولنے والے بھی ہیں، ان مسلمانوں کو جو آخری شرعی کامل و مکمل کتاب کی زبان کو پڑھنے، بولنے اور سمجھنے والے بھی ہیں، ان سب کو یہ پیغام پہنچاؤ کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر جمع ہو کر ملّت واحدہ بننے میں ہی آج مسلمانوں کی بقا اور ترقی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درد کو اپنے ہم قوموں تک پہنچا کر مسیح موعود کے مددگار بنو۔ آؤ کہ ہم سب ایک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہراتے چلے جائیں، اور ایک کے بعد ایک ملک اور ایک کے بعد ایک قوم اور ایک کے بعد ایک انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لاتے چلے جائیں۔

اور یہ مَیں وہ پیغام برکت اور یاددہانی کی خاطر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو اہالیان عرب کو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود نے دیا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"السلام علیکم! اے عرب کے تقویٰ شعار اور برگزیدہ لوگو!

السلام علیکم! اے سرزمینِ نبوت کے باسیو اور خدا کے عظیم گھر کی ہمسائیگی میں رہنے والو!

تم اقوامِ اسلام میں سے بہترین قوم ہو اور خدائے بزرگ و برتر کا سب سے چنیدہ گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری عظمت کو نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف و بزرگی اور مقام و مرتبہ میں سب پر سبقت لے گئے ہو۔ تمہارے لئے تو یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کا آغاز حضرت آدمؑ سے کر کے اُس نبی پر ختم کیا جو تم میں سے تھا اور تمہاری ہی زمین اس کا وطن اور مولد و مسکن تھی۔

تم کیا جانو کہ اس نبی کی کیا شان ہے؟ وہ ہے محمد مصطفیٰ ؐ، جو برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، خاتم الرسل اور دنیا کا امام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے۔ اور آپؐ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز و معارف و نکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ اور جو معارف حقّہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپؐ کے دین نے زندہ کر دیا۔

اے اللہ! تُو روئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مُردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج۔ اور ہماری طرف سے آپ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔

مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور مبارک ہے وہ دل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

اے اُس زمین کے باسیو جس پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے! اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو جائے اور تمہیں راضی برضا کر دے۔

اے بندگانِ خدا! مجھے تم پر بہت حسن ظن ہے۔ اور میری روح تم سے ملنے کے لئے پیاسی ہے۔

أُمَمِ الْإِسْلَامِ وَخَيْرُ حِزْبِ اللهِ الْأَعْلٰى۔ مَا كَانَ لِقَوْمٍ أَنْ يَبْلُغَ شَأْنَكُمْ۔ قَدْ زِدْتُمْ شَرَفًا وَ مَجْدًا وَ مَنْزِلًا۔ وَكَافِيْكُمْ مِنْ فَخْرٍ أَنَّ اللهَ اِفْتَتَحَ وَحْيَهٗ مِنْ آدَمَ وَ خَتَمَ عَلٰى نَبِيٍّ كَانَ مِنْكُمْ وَ مِنْ أَرْضِكُمْ وَطَنًا وَ مَأْوًى وَ مَوْلِدًا۔ وَ مَا أَدْرَاكُمْ مَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ! مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفٰى، سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ وَفَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَخَاتَمُ الرُّسُلِ وَ إِمَامُ الْوَرٰى۔ قَدْ ثَبَتَ إِحْسَانُهٗ عَلٰى كُلِّ مَنْ دَبَّ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَ مَشٰى۔ وَقَدْ أَدْرَكَ وَحْيُهٗ كُلَّ فَائِتٍ مِنْ رُمُوْزٍ وَ مَعَانٍ وَ نِكَاتٍ عُلٰى۔ وَ أَحْيَا دِيْنُهٗ كُلَّ مَا كَانَ مَيْتًا مِنْ مَعَارِفِ الْحَقِّ وَ سُنَنِ الْهُدٰى۔ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْقَطَرَاتِ وَالذَّرَّاتِ وَالْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَبِعَدَدِ كُلِّ مَا فِي السَّمَاوَاتِ، وَبِعَدَدِ كُلِّ مَا ظَهَرَ وَاخْتَفٰى، وَبَلِّغْهُ مِنَّا سَلَامًا يَمْلَأُ أَرْجَاءَ السَّمَاءِ۔ طُوْبٰى لِقَوْمٍ يَحْمِلُ نِيْرَ مُحَمَّدٍ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عَلٰى رَقَبَتِهِ، وَطُوْبٰى لِقَلْبٍ أَفْضٰى إِلَيْهِ وَ خَالَطَهٗ وَفِيْ حُبِّهٖ فَنٰى۔

يَا سُكَّانَ أَرْضٍ أَوْطَأَتْهُ قَدَمُ الْمُصْطَفٰى...رَحِمَكُمُ اللهُ وَ رَضِيَ عَنْكُمْ وَ أَرْضٰى...إِنَّ ظَنِّيْ فِيْكُمْ جَلِيْلٌ، وَفِيْ رُوْحِيْ لِلِقَائِكُمْ غَلِيْلٌ، يَا عِبَادَ اللهِ۔ وَإِنِّيْ أَحِنُّ إِلٰى عِيَانِ بِلَادِكُمْ، وَ بَرَكَاتِ سَوَادِكُمْ، لِأَزُوْرَ مَوْطِئَ أَقْدَامِ خَيْرِ الْوَرٰى، وَأَجْعَلَ كُحْلَ عَيْنِيْ تِلْكَ الثَّرٰى، وَلِأَزُوْرَ صَلَاحَهَا وَ صُلَحَاءَهَا، وَ مَعَالِمَهَا وَ عُلَمَاءَهَا، وَ تَقَرَّ عَيْنِيْ بِرُؤْيَةِ أَوْلِيَائِهَا، وَ مَشَاهِدِهَا الْكُبْرٰى۔ فَأَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى أَنْ يَرْزُقَنِيْ رُؤْيَةَ ثَرَاكُمْ، وَ يَسُرَّنِيْ بِمَرْآكُمْ، بِعِنَايَتِهِ الْعُظْمٰى۔

يَا إِخْوَانِ ! إِنِّيْ أُحِبُّكُمْ وَأُحِبُّ بِلَادَكُمْ وَ أُحِبُّ رَمْلَ طُرُقِكُمْ وَ أَحْجَارَ سِكَكِكُمْ، وَأُوْثِرُكُمْ عَلٰى كُلِّ مَا فِي الدُّنْيَا۔

يَا أَكْبَادَ الْعَرَبِ ! قَدْ خَصَّكُمُ اللهُ بِبَرَكَاتٍ أَثِيْرَةٍ، وَ مَزَايَا كَثِيْرَةٍ، وَمَرَاحِمِهِ الْكُبْرٰى۔ فِيْكُمْ بَيْتُ اللهِ الَّتِيْ بُوْرِكَ بِهَا أُمُّ الْقُرٰى، وَفِيْكُمْ رَوْضَةُ النَّبِيِّ الْمُبَارَكِ الَّذِيْ أَشَاعَ التَّوْحِيْدَ فِيْ أَقْطَارِ الْعَالَمِ وَأَظْهَرَ جَلَالَ اللهِ وَجَلّٰى۔ وَكَانَ مِنْكُمْ قَوْمٌ نَصَرُوا اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ بِكُلِّ الْقَلْبِ، وَ بِكُلِّ الرُّوْحِ، وَ بِكُلِّ النُّهٰى۔ وَبَذَلُوْا أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ لِإِشَاعَةِ دِيْنِ اللهِ وَ كِتَابِهِ الْأَزْكٰى۔ فَأَنْتُمُ الْمَخْصُوْصُوْنَ بِتِلْكَ الْفَضَائِلِ، وَمَنْ لَمْ يُكْرِمْكُمْ فَقَدْ جَارَ وَاعْتَدٰى۔

يَا إِخْوَانِ إِنِّيْ أَكْتُبُ إِلَيْكُمْ مَكْتُوْبِيْ هٰذَا بِكَبِدٍ مَرْضُوْضَةٍ، وَ دُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ فَاسْمَعُوْا قَوْلِيْ، جَزَاكُمُ اللهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔"

("التبليغ" آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 ص419_422)

ثم يقول: "وَإِنِّيْ مَعَكُمْ، يَا نُجَبَاءَ الْعَرَبِ بِالْقَلْبِ وَالرُّوْحِ۔ وَإِنَّ رَبِّيْ قَدْ بَشَّرَنِيْ فِي الْعَرَبِ، وَأَلْهَمَنِيْ أَنْ أُمَوِّنَهُمْ وَ أُرِيَهُمْ طَرِيْقَهُمْ، وَأُصْلِحَ لَهُمْ شُؤُوْنَهُمْ، وَسَتَجِدُوْنَنِيْ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنَ الْفَائِزِيْنَ۔

أَيُّهَا الْأَعِزَّةُ، إِنَّ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ تَجَلّٰى عَلَيَّ لِتَأْيِيْدِ الْإِسْلَامِ وَ تَجْدِيْدِهٖ بِأَخَصِّ التَّجَلِّيَاتِ، وَ مَنَحَ عَلَيَّ وَابِلَ الْبَرَكَاتِ، وَأَنْعَمَ عَلَيَّ بِأَنْوَاعِ الْإِنْعَامَاتِ۔ بَشَّرَنِيْ فِيْ وَقْتِ عُبُوْسٍ لِلْإِسْلَامِ وَ عَيْشِ بُؤْسٍ لِأُمَّةِ خَيْرِ الْأَنَامِ، بِالتَّفَضُّلَاتِ وَ الْفُتُوْحَاتِ وَالتَّأْيِيْدَاتِ، فَصَبَوْتُ إِلٰى إِشْرَاكِكُمْ، يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، فِيْ هٰذِهِ النِّعَمِ، وَ كُنْتُ لِهٰذَا الْيَوْمِ مِنَ الْمُتَشَوِّقِيْنَ۔ فَهَلْ تَرْغَبُوْنَ أَنْ تَلْحَقُوْا بِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ؟" (حمامة البشرى، روحانی خزائن جلد7 ص182_183)

هٰذَا نَزْرٌ يَسِيْرٌ مِنْ رِسَالَتِهِ الْفَيَّاضَةِ بِالْحُرْقَةِ وَالْمُوَاسَاةِ وَالْحِكْمَةِ۔ لَوْ قَبِلَ الْيَوْمَ مُسْلِمُو الْعَالَمِ عَامَّةً وَ الْعَرَبُ خَاصَّةً، رِسَالَةَ هٰذَا الْخَادِمِ الصَّادِقِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَبَّوْا دَعْوَتَهٗ، لَتَحَوَّلَتْ حَالَةُ الْبِلَادِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْبَاعِثَةُ عَلَى الْقَلَقِ الْيَوْمَ إِلٰى بَشَائِرَ وَ رَحَمَاتٍ وَمَسَرَّاتٍ۔

وَفَّقَ اللهُ تَعَالَى الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا، وَالْعَرَبَ خَاصَّةً، لِتَلْبِيَةِ هٰذَا النِّدَاءِ حَتّٰى يَبْهَرَ وَجْهُ الْإِسْلَامِ الْمُنِيْرُ هٰذَا الْعَالَمَ ثَانِيَةً بِشَأْنٍ عَظِيْمٍ، فَيَتَعَرَّفَ إِلَى اللهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا، وَوَفِّقْنَا لِأَدَاءِ وَاجِبَاتِنَا حَتّٰى نَرٰى فِيْ حَيَاتِنَا غَلَبَةَ الْإِسْلَامِ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

مَیں تمہارے وطن اور تمہارے بابرکت وجودوں کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہوں تا کہ مَیں اس سرزمین کی زیارت کرسکوں جہاں حضرتِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کے لئے سرمہ بنالوں، اور میں مکہ اور اس کے صلحاء اور اس کے مقدّس مقامات اور اس کے علماء کو دیکھ سکوں، تا کہ میری آنکھیں وہاں کے اولیائے کرام سے مل کر اور وہاں کے عظیم مناظر کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔

پس میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنی بے پایاں عنایت سے آپ لوگوں کی سرزمین کی زیارت نصیب فرمائے اور آپ لوگوں کے دیدار سے مجھے خوش کردے۔

اے میرے بھائیو! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت ہے۔ اور مَیں تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔

اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خاص طور پر بے پناہ برکات، بے شمار خوبیوں اور عظیم فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ تمہارے ہاں خدا کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے اُمُّ الْقُریٰ کو برکت بخشی گئی۔ اور تمہارے درمیان اس مبارک نبی کا روضہ ہے جس نے توحید کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا۔

تمہی میں سے وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے سارے دل اور ساری روح اور کامل عقل وسمجھ کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی، اور خدا کے دین اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور جانیں فدا کردیں۔ بے شک یہ فضائل آپ لوگوں ہی کا خاصہ ہیں اور جو آپ کی شایانِ شان عزت و احترام نہیں کرتا وہ یقیناً ظلم وزیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

اے میرے بھائیو! مَیں آپ کی خدمت میں یہ خط ایک زخمی دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ پس میری بات سنو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔"

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 422-419)

"اے عرب کے شریف النفس اور عالی نسب لوگو! مَیں قلب و روح سے آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں اُن کا سیدھا راستہ دکھلاؤں، اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں، اور اِس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران پائیں گے۔

اے عزیزو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کی تائید اور اس کی تجدید کے لئے مجھ پر اپنی خاص تجلّیات فرمائی ہیں اور مجھ پر اپنی برکات کی بارش برسائی ہے۔ اور مجھ پر قسما قسم کے انعامات کئے ہیں، اور مجھے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کی بدحالی کے وقت میں اپنے خاص فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارت دی ہے۔

پس اے قومِ عرب! مَیں نے چاہا کہ تم لوگوں کو بھی ان نعمتوں میں شامل کروں۔ مَیں اس دن کا شدّت سے منتظر تھا، پس کیا تم خدائے ربّ العالمین کی خاطر میرا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو؟"

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 183-182)

پس یہ اس درد بھرے پیغام کا کچھ حصہ ہے جو مَیں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ آج اگر مسلمانانِ عالم اور خاص طور پر عرب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے اس درد بھرے اور پُرحکمت پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اسے قبول کرلیں تو مسلم ممالک کی قابل فکر حالت خوشخبریوں اور رحمتوں سے بھر جائے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور خاص طور پر عربوں کو اس آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اسلام کا روشن چہرہ پھر ایک شان سے اپنی چمک سے دنیا کو خیرہ کرنے والا بن جائے اور دنیا اپنے خدائے واحد ویگانہ کو پہچاننے لگے۔

اے اللہ! تُو ہماری مدد فرما اور ہمیں اپنے فرائض کا حق ادا کرنے والا بنا۔ اور ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر دیکھنے والے ہوں۔ آمین یا ربّ العالمین۔"

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

ساحرانہ کارروائی بالکل اکارت اور بے فائدہ گئی اور ہمیشہ کیلئے ان کے ماتھے پر رسوائی کا داغ ثابت ہوئی اور خدا کے پہلوان کی فتح نمایاں کا موجب بنی۔

اس جگہ یہ بھی بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت موسیٰؑ کے مقابل جو جادوگر تھے اُنہیں تو اپنے مغلوب ہونے پر یہ یقین ہوگیا کہ واقعی حضرت موسیٰؑ خدا کے نبی ہیں اور وہ ان پر ایمان لے آئے مگر ان پادریوں کو وہ ایمان نصیب نہیں ہوا جو فرعون کے جادو گروں کو نصیب ہوا تھا۔

اندھوں، لنگڑوں اور بہروں کا شفا پانا

اگرچہ پادریوں کے پیش کردہ ظاہری اندھوں لنگڑوں اور بہروں نے تو شفا نہیں پائی نہ اس کا حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا تھا۔ لیکن بے شمار سعید روحوں کو اسلام کی اس شاندار مدافعانہ بلکہ جارحانہ کاروائی سے روحانی بصیرت اور شنوائی اور استقامت نصیب ہوئی۔

چنانچہ ایام مباحثہ میں میاں نبی بخش رفوگر اور مشہور عالم فقہ وحدیث حضرت قاضی امیر حسین صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

(رسالہ نور احمد صفحہ 30)

اسی طرح کرنل الطاف حسین صاحب رئیس کپورتھلہ جو عیسائیت اختیار کرچکے تھے اور بوقت مباحثہ عیسائیوں کی طرف بیٹھے تھے اسلام لے آئے۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری 1942 صفحہ 20-21)

حضرت مسیح موعودؑ انجام آتھم میں فرماتے ہیں:

’’اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پاکر صدہا دلوں کا کفر ٹوٹا اور ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے۔‘‘ (انجام آتھم صفحہ 309 حاشیہ)

قارئین کرام! اس مباحثہ سے عیسائی پادریوں کو یہ معلوم ہوگیا کہ اُن کا مدمقابل اسلام کا ایک بے نظیر جرنیل ہے۔ جس کے وار سے صلیب کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا یقینی ہے۔ اسلام کے حق میں آپ کی مساعی جلیلہ ایسی نہ تھیں جن سے عیسائی دنیا متاثر نہ ہوتی۔ چنانچہ 1894ء میں دنیا بھر کے پادریوں کی جو کانفرنس لنڈن میں ہوئی اس کے ایک اجلاس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے کہا۔

’’اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام سامنے آرہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نظر آرہے ہیں.... یہ اُن بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر محمد کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفریں قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد کو پھر سے وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ یہ نئے تغیرات باسانی شناخت کیے جاسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام (نیا نہیں بلکہ حقیقی اسلام۔ ناقل) اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم سے بعض ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔‘‘ (دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس آف دی انگلیکن کمیونین 1894ء صفحہ 64)

پس یہ وہ خداداد رعب تھا جس سے عیسائی پادری مرعوب نظر آتے تھے انہیں محسوس ہوچکا تھا کہ اسلام کے غلبہ اور عیسائیت کی شکست کا وقت آپہنچا ہے۔

ضمناً یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ جو لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہونے کا الزام لگاتے ہیں وہ سوچیں کہ کیا اس پورے مضمون سے اُن کے اس الزام کی دھجیاں نہیں اُڑ گئیں۔ کیا خود کاشتہ پودا ایسا ہی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باطل شکن کاروائیوں سے انگریز پادریوں پر لرزہ طاری ہے اور وہ اس سے نمٹنے کے منصوبے بنا رہے ہیں اور مولوی کہتا ہے کہ خود کاشتہ پودا ہے۔ ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

اس عقل و دانش پر تو رونا آتا ہے۔ دراصل یہ الزام حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں نہیں لگا کیونکہ اس وقت تو مولوی صاحبان ’’انگریز بہادر‘‘ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اُس کی گود میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف جھوٹی مخبریاں کرتے تھے اور اس سے جائیدادیں لیتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد معاندین احمدیت نے پینترا بدل کر آپ پر یہ جھوٹا الزام لگانا شروع کردیا کہ نعوذ باللہ انگریز نے ہی آپ کو کھڑا کیا تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات میں اگر سب سے زیادہ کسی بات کے خلاف جوش پایا جاتا ہے تو وہ انہیں انگریز پادریوں کے عقائد ہیں آپ نے براہین قاطعہ سے ان باطل عقائد کا رد کیا۔

بہرحال یہ ایک الگ اور مستقل باب ہے۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

معترض مبارک پوری صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اشتعال انگیز جلوس نکالنے والے اوباشوں اور پھکڑ بازوں کی طرفداری کرتے ہوئے اور خود کو اُن میں شامل کرتے ہوئے لکھا:

’’اس موقع پر مرزا اور اس کی جماعت کی جیسی کچھ عزت ظہور میں آئی خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ 6 ستمبر کو نہایت دھوم دھام سے شہر شہر جلوس نکلے اور مرزا پر ایسی ایسی پھبتیاں کسی گئیں کہ الامان و الحفیظ۔ ہر ایک قوم کی طرف سے ایک نہیں کئی کئی اشتہارات اخبارات اور رسالہ جات نکلے جن میں مرزا کی عزت اور آؤ بھگت کے کلمات طیبات بھرے پڑے ہوئے تھے۔ ان اشتہارات کا نقل کرنا تو کارے دارد۔ ان کا نمونہ نقل کرنا بھی طول سے خالی نہیں۔ پھر انہیں نقل کرنے کی چنداں حاجت بھی نہیں کیونکہ پیش گوئی کی بات کے خاتمے پر مخالفین نے جیسی کچھ خوشی منائی تھی اور مرزا کی جیسی کچھ تذلیل کی تھی اس کا ایک اجمالی خاکہ مرزا نے خود ہی کھینچ دیا۔ چنانچہ لکھتا ہے انہوں نے (یعنی مرزا کے مخالف عیسائیوں وغیرہ نے) پشاور سے لیکر الٰہ آباد تک اور ممبئی اور کولکتہ اور دور دور شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام (نہیں بلکہ مرزا کی مسیحیت پر ۔ن) ٹھٹھے کئے۔ اور یہ سب یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔ (سراج منیر: 47)‘‘

(اخبار منصف ایضاً)

نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ شریر اور بد باطن عیسائی پادریوں کی گندی گالیوں کو ’’کلمات طیبات‘‘ کا نام دے کر معترض نے خود کو اُنہیں اسلام دشمنوں میں شامل کرلیا۔ دراصل پلید کو پاک سمجھنے والا بھی پلید ہوتا ہے۔ اس کی واضح مثال نجاست خوروں، مردار خوروں، خنزیر خوروں اور شراب پینے والوں میں مل سکتی ہے۔ وہ ان خبیث اشیا کو نہایت عمدہ اور مرغوب جانتے ہیں لیکن ان کے استعمال سے ہر طرح کی پاکیزگی کی صفت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یہی حال معترض کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی مولوی ثناء اللہ امرتسری وغیرہ کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ عیسائی پادریوں نے آپ کے خلاف بہت شور مچایا۔ گویا وہ ان عیسائی پادریوں کو اپنے شور مچانے میں حق بجانب خیال کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں۔ مگر تقویٰ اور دیانت سے ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب۔ اگر ان کلمات سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ عیسائیوں نے پیشگوئی کی میعاد کے بعد امرتسر میں بہت شور مچایا تھا۔ اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے۔ اور اس عاجز کو سب پادری اور ان کے ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض اخباروں والے گالیاں دیتے تھے اور طرح طرح کی بدزبانی کرتے تھے یہ گویا عبد الحق کے مباہلہ کا اثر تھا۔ تو میں مولوی ثناء اللہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر ایک جوش اور بدزبانی جس کی واقعات صحیحہ پر بنا نہ ہو اور محض اپنی غلط فہمی اور کوتہ اندیشی ہو اہل حق کی عزت کو اس سے کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ کسی مخالف کی اس سے فتح سمجھی جاسکتی ہے بلکہ ایسے لوگوں کی یہ جھوٹی خوشی اخیر پر ان کے لئے ایک لعنت سے بھرا ہوا عذاب ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ جن لوگوں نے ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وطن سے نکالا اور بہت سی بے ادبیوں اور شوخیوں کے ساتھ پیش آئے یا فرعون نے جو کئی مرتبہ حضرت موسیٰ کو اپنے دربار سے دھکے دے کر باہر کردیا اور ان کا نام کافر رکھا اور اپنی دانست میں بہت بے عزتی کی ایسا ہی جب حضرت مسیح نے یہودیوں کو ایلیا کے نزول کے بارے میں ان کے خیال کے موافق تسلی بخش جواب نہ دیا تو یہودیوں نے مسیح پر بہت ٹھٹھا مارا اور ان کا نام ملحد رکھا گیا اور اکثر لوگوں نے ان کو مارا اور ان کے منہ پر تھوکا اور کوڑے بھی لگے اور اپنے خیال میں بڑی بے عزتی کی۔ لیکن درحقیقت یہ سب جھوٹی خوشیاں تھیں اور واقعات صحیحہ پر ان کی بنیاد نہ تھی۔ اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ ان بے ادبیوں سے ان پاک نبیوں کی کوئی واقعی بے عزتی ہوگئی۔ یا کوئی واقعی فتح ان کے مخالفوں کو میسر آئی۔ مثلاً دیکھو کہ اس زمانہ میں نجاست خوار پادری ہمارے سید و مولیٰ فخر المرسلین خاتم النبین سیّد الاولین والآخرین کی کیسی بے ادبیاں کررہے ہیں۔ ہزاروں گالیاں نکالتے ہیں۔ جھوٹے بہتان لگاتے ہیں۔ **نعوذ باللہ** ۔ ڈاکو، راہزن، زانی اپنی شیطانی سیرت سے نام رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح نام متعین فتح گڈھ نے اسی قسم کی آنجناب کی نسبت بے ادبیاں کیں۔ مگر کیا ان بدکاروں نجاست خواروں کی بے ادبیوں سے جو زندہ خدا کو چھوڑ کر ایک ناچیز مردہ کی پوجا میں لگ گئے ہیں۔ اس آفتاب ہدایت کی شان میں کچھ فرق آگیا؟ نہیں۔ بلکہ یہ تمام زیادتیاں انہیں پر حسرتیں ہیں۔

پس اسی طرح اگر اندھے پادریوں نے یا یک چشم مولویوں نے آتھم کے مقدمہ کی حقیقت کو اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اس خطا کی سیاہی انہیں کے منہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔ چنانچہ صدہا آدمیوں نے بعد اس کے رو رو کے توبہ کی کہ ہم غلطی پر تھے۔ غرض کسی جھوٹی خوشی سے کسی پر سچا الزام نہیں آسکتا اور نہ جھوٹے الزام سے کوئی واقعی دھبّہ کسی کی عزت کو لگ سکتا ہے اور نہ اس سے کسی کی واقعی فتح سمجھی جاسکتی ہے۔ بلکہ وہ انجام کے لحاظ سے ان لوگوں پر لعنت کا داغ ہے جنہوں نے ایسی جھوٹی خوشی کی۔

پس آتھم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں۔ اب وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں۔

اب ڈھونڈو آتھم کہاں ہے۔ کیا پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق وہ قبر میں داخل نہیں ہوا۔ کیا وہ ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

اے اندھو! میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤں گا۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اپنی شرط کے موافق اپنے پاک الہام کو پورا کرتا۔ آتھم تو اسی وقت مرگیا تھا جبکہ میری طرف سے چار ہزار کے انعام کے ساتھ متواتر اس پر حجت پوری ہوئی اور وہ سر نہ اٹھا سکا۔ پھر خدا نے اس کو نہ چھوڑا جب تک قابض ارواح کے اس کو سپرد نہ کردیا۔

پیشگوئی ہر ایک پہلو سے کھل گئی۔ اب بھی اگر جہنم کو اختیار کرنا ہے تو میں عمداً گرنے والے کو پکڑ نہیں سکتا۔ یہ تمام واقعات ایسے ہیں کہ ان سب پر پوری اطلاع پاکر ایک متقی کا بدن کانپ جاتا ہے۔ اور پھر وہ خدا سے شرم کرتا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی سے انکار کرے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اگر کوئی میرے سامنے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس پیشگوئی کے صدق سے انکار کرے تو خدا تعالیٰ اس کو بغیر سزا نہیں چھوڑے گا۔ اول چاہئے کہ وہ ان تمام واقعات سے اطلاع پاوے تا اس کی بے خبری اس کی شفیع نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھاوے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جھوٹی ہے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وبال سے تباہ نہ ہوجائے اور کوئی فوق العادت مصیبت اس پر نہ پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس صورت میں میں اقرار کروں گا کہ ہاں میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبدالحق اس بات پر اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے اور اگر محمد حسین بٹالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایسا ہی سمجھ رہا ہے تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلاویں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھائی کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ روسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سچائی کو چھپانا چاہا جو دین اسلام کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔(روحانی خزائن انجام آتھم جلد 11 صفحہ 307 تا 309)

آج بھی یہ چیلنج برقرار ہے۔ اب اگر کوئی بھاری کلیجے والا پادری یا مولوی ہے تو وہ آئے اور مرد میدان بنے اور مذکورہ شرائط کے مطابق قسم اُٹھالے۔ خصوصاً آج کل کے حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اندھے ہو رہے معاندین کو تو چاہیئے کہ اس طریق کو اختیار کر کے حق اور باطل میں فیصلہ کرلیں۔ انہیں کسی مخالفانہ کار وائی کی ضرورت نہیں۔ بس اس طریق پر قسم اٹھالیں جو حضورؑ نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ وہ اگر خود کو حق پر سمجھتے ہیں اور اپنے حق پر ہونے کی بعض نشانیاں اور خدائی تائیدات بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں تو پھر اُنہیں کس بات کی فکر ہے۔ آئیں اور قسم اُٹھالیں اور اس جھگڑے کو ختم کریں۔

اب ہم دوبارہ اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہیں۔ معترض نے چند پلید طبع مفسروں کی فتنہ پردازی اور یاوہ گوئی کو ان کی فتح کا جشن قرار دیا اور اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پیش کر کے گویا یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ (نعوذ باللہ) آپ ان کی ان کاروائیوں سے مرعوب اور مایوس ہو گئے تھے جبکہ اس پورے مقام کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے آپ کا یہ بیان ایک شیر نر کی دہاڑ تھا اور جس طرح ایک شیر ببر کی دہاڑ سن کر بدحواسی میں گدھے اِدھر اُدھر بھاگنے لگتے ہیں اور بعض اوقات ایسی بدحواسی طاری ہوتی ہے کہ شیر کی جانب ہی بھاگنے لگتے ہیں یہی حال مخالفین احمدیت کا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ بیان جسے معترض نے توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اس کے مقابل پر مخالفین بدکے ہوئے گدھوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کسی میں ہمت نہیں جو آپؑ کی اس للکار کا سامنا کرسکے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

’’بہت سے پلید طبع مولوی جو نام کے مسلمان تھے اور چند نالائق اور دنیا پرست اخبار والے ان کے ساتھ ہوگئے اور لعن طعن اور تکذیب اور تبرّا بازی میں ان کے بھائی بن بیٹھے اور بڑے جوش سے اسلام کی خفت کرائی۔ پھر کیا تھا عیسائیوں کو اور بھی موقعہ ہاتھ لگا۔ پس انہوں نے پشاور سے لیکر الہ آباد اور بمبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔ ان پر آسمان سے خدا کی لعنت برس رہی تھی مگر ان کو نظر نہیں آتی تھی۔ اس وقت وہ غضب الٰہی کے نیچے تھے۔ مگر نفسانی جوش کے گرد وغبار سے اندھے کی طرح ہو رہے تھے۔ یہ لوگ اس وقت شیطان کی آواز کے مصدق تھے اور آسمان کی آواز کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ انہیں دنوں میں ایک بے نصیب نالائق مسلمان ایڈیٹر نے لاہور سے اپنے اخبار میں آتھم کو مخاطب کر کے اور میرا نام لے کر لکھا کہ ’’آتھم صاحب خلق اللہ پر احسان کریں گے اگر نالش کر کے اس شخص کو سزا دلائیں گے‘‘۔ اس نادان نے اپنے اِن پُرجوش لفظوں سے مُردہ کو بلانا چاہا۔ مگر چونکہ وہ مر چکا تھا اس لئے ہل نہ سکا۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں خود چاہتا تھا کہ اگر آتھم نے قسم نہیں کھائی تو بارے نالش ہی کرتا۔ مگر آتھم تو مُردہ تھا۔ زندہ خدا کی پیشگوئی کا رعب اس کو ہلاک کر گیا تھا گو بظاہر جیتا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں جان نہ تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سب لوگ اس کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کردیتے تب بھی وہ کبھی نالش نہ کرتا۔ اور اگر میں ایک کروڑ روپیہ بھی اس کو دیتا تو کبھی قسم نہ کھاتا۔ اس کا دل میرا قائل ہو گیا تھا اور زبان پر انکار تھا۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں آتھم سے زیادہ میری سچائی کا اور کوئی گواہ نہ تھا۔ غرض پادریوں نے آتھم کے معاملہ میں حق پوشی کر کے بہت شوخی کی اور امرتسر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ناچتے پھرے اور بہروپ نکالے اور ایسا شور وغوغا کیا کہ ابتداء عملداری انگریزی سے آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اور اس جھوٹی خوشی میں جس کے مقابل انہیں کا کانشنس ان کے منہ پر طمانچے مارتا تھا بہت بُرا نمونہ دکھایا۔ اور گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری طرف خط بھیجے اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزاروں فتح ان کے نصیب ہوگئیں اور ہزاروں اشتہار چھپوائے مگر پھر بھی اتنے اور اس قدر جوش کے ساتھ آتھم کا مردہ جنبش نہ کرسکا اور اس جھوٹی فتح کی خوشی میں اس نے کوئی دو ورقہ رسالہ بھی شائع نہ کیا۔ بلکہ ایک اخبار میں شائع کردیا کہ یہ تمام فتنہ اور شور وغوغا جو عیسائیوں کی طرف سے ہوا یہ میری خلاف مرضی ہوا میں ان کے ساتھ متفق نہیں۔ اور گو سچی گواہی کو چھپایا مگر مخالفانہ تیزی اور چالاکی سے بھی چپ رہا یہاں تک کہ الہام الٰہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے سات مہینے کے اندر فوت ہوگیا۔ غرض بڑا بھاری فتنہ یہ تھا جس میں دین اسلام پر ٹھٹھا کیا گیا۔ اور جس میں بدبخت مولویوں اور دوسرے جاہل مسلمانوں نے پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا کر اپنا مُنہ کالا کیا۔‘‘

(سراج منیر جلد 12 صفحہ 54-55)

جاری (تنویر احمد ناصر قادیان)

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7017 میں سید دانش آفتاب ولد سید منصور احمد عامل قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 دسمبر 1993 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 فروری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید منصور احمد عامل | العبد: سید دانش احمد آفتاب | گواہ: نوید احمد فضل

مسل نمبر:7018 میں نبیلہ کوکب بنت مکرم انور اقبال چیمہ قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد چیمہ | الامۃ: نبیلہ کوکب | گواہ: طاہر احمد چیمہ

مسل نمبر :7019 میں امۃ الواحد زوجہ محمد اشرف بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 23 فروری 1979ء پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 20000 روپے بذمہ خاوند سونے کی بالیاں پانچ گرام قیمت 14000 روپے۔ انگوٹھی دو عدد 3 گرام قیمت 8500 روپے۔ گلے کی چین چھ گرام قیمت 17000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد | الامۃ: امۃ الواحد | گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر :7020 میں محمد اشرف بٹ ولد محمد امین بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 03 اکتوبر 1975ء تاریخ بیعت یکم جنوری 1994ء ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال جائیداد مشترکہ ہے ملنے پر اطلاع کروں گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد | العبد: محمد اشرف بٹ | گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر :7021 میں سمیر احمد شیخ ولد عبد البارق شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5143 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد چیمہ | العبد: سمیر احمد شیخ | گواہ: ایاز عالم

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2014

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو آٹھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں۔ کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 50 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ باقی طلباء جو پچاس کے زمرہ میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فِٹ Unfit ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

1۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2014ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچا دیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں 5 اگست 2014ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔ داخلہ کیلئے اُمیدوار طلبہ کا 6/ اگست 2014 بروز بدھ صبح 9 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔ جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام و احمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کیلئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔ امراء صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کیلئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

رابطہ نمبر: 09463324783, 09646934736 , 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلیفون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی لکھیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کانپور میں بتاریخ 27 اپریل 2014ء لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا مشترکہ جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کانپور منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر خطاب ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(شائقہ پروین۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کانپور)

جلسہ یوم خلافت

فیض آباد کالونی (سرینگر) میں مورخہ 27 مئی 2014ء کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم محمد ابراہیم شاہ صاحب امیر جماعت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر محمد رفیع وانی صاحب نے کی۔ نظم عزیز حسیب ثاقب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد مشتاق صاحب اور مکرم فاروق احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ سرینگر نے خلافت خامسہ کے بابرکت دور کے شیریں ثمرات اور خلافت کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کولکاتا: کولکاتہ میں مورخہ 6 جنوری 2014 کو مکرم مظہر احمد بانی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم تنویر احمد بانی صاحب نے کی اور نظم مکرم طاہر احمد بانی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھیں بعد ازاں مکرم ناصر محمود صاحب، مکرم مبشر احمد خان صاحب اور جمال شریعت صاحب مبلغ انچارج کولکاتہ نے یوم خلافت کی مناسبت سے خطاب کیا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ظہور الحق مبلغ سلسلہ کولکاتا)

برہ پورہ: (بہار) بتاریخ 27 مئی 2014 بروز منگل بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد برہ پورہ میں زیر صدارت مکرم محمد عبد الباقی صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز مکرم محمد فرقان احمد صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ نظم مکرم سید ابوالفضل قائد مجلس برہ پورہ نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ارسلان احمد اور مکرم محمد اشرف صاحب نے خطاب کیا۔ آخر پر خاکسار نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد معلم اصلاح وارشاد شمالی ہند)

سورب (کرناٹک) 27 مئی کو مکرم خلیل احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مقصود احمد۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد، سورب)

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
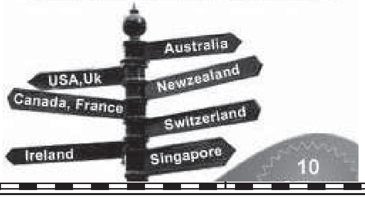

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

شادی بیاہ کے متعلق کھاپ پنچایت کا فیصلہ
اسلامی تعلیم کی جانب بڑھتے قدم

شیخ مجاہد احمد شاستری۔ قادیان

ہندوستان کے صوبہ راجستھان، اترپردیش، ہماچل اور پنجاب میں عموماً اور ہریانہ میں خصوصاً ’’کھاپ‘‘ یا ’’سرب کھاپ‘‘ پنچایتوں کی بڑی اہمیت ہے۔ ’’یہ ایک سماجی ایڈمنسٹریشن سسٹم اور تنظیمیں ہیں جو ہندوستان کے ان صوبوں میں پرانے زمانہ سے رائج ہیں۔ یہ جھگڑوں کا کورٹ کچہری سے باہر بیٹھ کر نپٹارہ کرتی ہیں۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ ہرش وردھن نے 643ء میں ’سروکھاپ‘ پنچایت سسٹم شروع کیا تھا۔ لیکن ’’سترول کھاپ‘‘ اس سے بھی پرانی بتائی جاتی ہے۔ مہاراجہ ہرش وردھن کے زمانہ میں اس خطہ کے سات گاؤں باس، اُگالن، کھاڑا کھیڑی، پیٹواڑ، تھورانہ، بڑھ چھیڑ اور نارنود آباد تھے۔ اس وقت ان دیہاتوں میں آپس میں بھائی چارہ بناتے ہوئے سترول کھاپ بنائی گئی تھی۔ رفتہ رفتہ اس کے دیہات کی تعداد بڑھتی گئی اور اس وقت سترول کھاپ میں 42 دیہات شامل ہیں۔‘‘

(روزنامہ ہند سماچار 22 اپریل 2014 صفحہ 2)

سترول کھاپ کا فیصلہ شادی بیاہ کے متعلق ہندو مذہب کے تمدن و تاریخی روایات میں ایک اہم تبدیلی تھی اس لئے اس خبر کو تمام بڑے اخبارات نے شائع کیا روزنامہ اخبار دینک سویرا جالندھر نے اپنی 21 اپریل 2014 کی اشاعت میں صفحہ 1 پر لکھا کہ:

ہریانہ میں حصار ضلع کے نارنود علاقہ کے 42 گاؤں کے سترول کھاپ نے تاریخی فیصلہ کرتے ہوئے 650 سال سے چلی آرہی روایت کو بدل دیا۔ کھاپ کی نارنود میں ہوئی مہا پنچایت میں لئے گئے فیصلہ میں ان 42 گاؤں میں آپس میں لڑکے لڑکیوں کا رشتہ کرنے پر 650 سال پہلے لگائی گئی پابندی کو ہٹا لیا گیا ہے۔ مہا پنچایت میں لئے فیصلہ کے مطابق اب ان 42 گاؤں کے لوگ اپنے گاؤں پڑوسی گاؤں اور گوتر کو چھوڑ کر کسی بھی گاؤں میں اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادی کروا سکتے ہیں۔ سترول کھاپ نے انٹرکاسٹ شادی کو بھی اپنی منظوری دے دی ہے‘‘

مسلمانوں میں ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، اسی طرح چچازاد بھائی بہنوں کی شادیوں پر ہندو اعتراض کرتے ہیں لیکن اس فیصلہ نے بتادیا کہ انسانی قانون میں خامیاں اور کمیاں ضرور رہتی ہیں۔ اور ایک وقت آتا ہے کہ وہ قوانین جو کسی زمانہ میں بہتر اور اعلیٰ گنے جاتے تھے آئندہ آنے والی نسلیں اسے ترک کرنے کا فیصلہ لیتی ہیں۔ صرف اسلام ہی ایک کامل اور مکمل مذہب ہے جس کی تعلیمات قیامت تک کے لئے رہنماء اور قابل تقلید ہیں۔

ہندوؤں کی جانب سے اسلام میں عم زاد شادی پر جو اعتراض کیا جاتا ہے خود ہندو مذہب کے عظیم رہنما شری کرشن جی کا عمل ہندوؤں کے اس اعتراض کی تردید کرتا ہے۔ شری کرشن جی مہاراج کو ہند وقوم انتہائی عزت اور احترام سے دیکھتی ہے۔ سناتن دھرمی تو اُن کو خدا کا اوتار تسلیم کرتے ہیں یعنی اُن کے نزدیک خدا تعالیٰ ہی خود شری کرشن کا جامہ پہن کر انسان کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوئے ہیں۔ آریہ سماجی بھی اُن کی عزت کرتے ہیں اور انہیں ’’یوگی راج‘‘ اور ’’یوگیشور کرشن‘‘ کہتے ہیں۔

شری کرشن کی سوانح عمری میں یہ بات واضح طور پر لکھی ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنی بہن سبھدرا کی شادی اپنے حقیقی پھوپھی کے لڑکے ارجن سے کی۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب نے شری کرشن جی کا نسب نامہ تحریر کرتے وقت شری کرشن جی کے والد واسودیو جی اور ارجن کی ماں کنتی کو حقیقی بہن بھائی قرار دیا ہے۔ شری کرشن جی کی سوانح عمری کے مطالعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ سبھدرا اور ارجن کی شادی کو کروانے میں شری کرشن جی کا خاص کردار رہا ہے۔ آپ دل سے چاہتے تھے کہ سبھدرا کی شادی ارجن کے ساتھ ہو جائے۔ (یوگی راج کرشن مصنفہ لالہ لاجپت رائے صفحہ 69 مطبوعہ وجے کمار گووند رام ہاسا نند دہلی۔ ایڈیشن 2012)

شری کرشن جی کے اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہندوؤں کے قدیم بزرگوں اور تاریخ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اُس زمانہ میں ماموں زاد بہن سے شادی بیاہ کرنے کا رواج تھا اور معاشرہ میں اس کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ اس قسم کی شادی معاشرہ میں معیوب ہوتی تو ارجن اپنی ماموزاد بہن سے شادی کے لئے شری کرشن جی جیسے مقدس انسان سے اصرار نہ کرتے۔ بقول اہل ہنود شری کرشن جی کا ہر کام مذہب کے مطابق تھا لہٰذا آج کون کہہ سکتا ہے کہ شری کرشن جی کا یہ فعل مذہب کے خلاف تھا۔ ارجن اور سبھدرا کی اس شادی کا ذکر ہندوں کی مشہور کتاب مہابھارت میں بھی موجود ہے۔

(مہابھارت شانتی پرب)

ضروری ہے کہ ہم آج کے ہندوؤں کا کردار اور عمل نہ دیکھیں بلکہ شری کرشن جی مہاراج کے عمل اور نمونہ کو مدنظر رکھیں جنہوں نے خود ماموں زاد اور پھوپھی زاد بھائی بہنوں میں شادی کروائی، اور اپنا نمونہ قائم کیا۔ سترول کھاپ پنچایت کا یہ فیصلہ دراصل اسلامی تعلیم کی فوقیت کو تسلیم کرنے کی جانب ایک بڑھتا ہوا قدم ہے۔ ۞

ڈاکٹر مہدی علی قمر کے لئے کچھ جذبات

ارشاد عرشی ملک

خون میں لت پت پڑا دیکھا مسیحا خاک پر
زخم اِک تازہ لگا عرشیؔ دلِ صد چاک پر
بربریت کا لبادہ سوچ کا پہنا دیا
حیف بد بختو! چمکتے چاند کو گہنا دیا
وہ تو آیا تھا تمہارے درد کے درمان کو
ظالمو! تم نے مسیحا خون میں نہلا دیا
مہدی جیسے پیارے پیارے لوگ اچانک کھوجاتے ہیں
جاتے جاتے درد کے کانٹے عرشیؔ دل میں بو جاتے ہیں
بھر جاتے ہیں زخم ،مگر بھرنے میں صدیاں لگتی ہیں
کتنے بھی منہ زور ہوں طوفاں، آخر مدھم ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

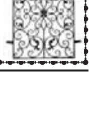

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

’’مُتّفقہ فیصلہ‘‘ کی حقیقت!!

روزنامہ ’’سازدکن‘‘ حیدرآباد کے ایڈیٹر محمد باقر حسین شاذ صاحب نے 18 فروری 2014 کے شمارہ میں صفحہ 4 پر خود اپنے نام سے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ نہایت ہی ظالمانہ اشتہار شائع کیا کہ :

عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں

کیونکہ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا ہے

جاری کردہ : باقر حسین شاذ نائب صدر مجلس احرار ہند
شعبہ تحفظ ختم نبوّت مجلس احرار ہند صدر دفتر جامع مسجد لدھیانہ 8، پنجاب 1

گزشتہ چند شماروں سے ہم محمد باقر حسین شاذ صاحب کے اس ظالمانہ اشتہار کا جواب دے رہے ہیں۔ مختلف زاویوں سے ہم نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اسلام سے ہٹ کر اور اسلام کے مقابل کوئی جماعت نہیں بلکہ یہ حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ مسیح ومہدی کی جماعت ہے جس کے ذریعہ تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ مقدر ہے۔ آج جماعت احمدیہ مسلمہ پوری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام بہت ہی منظّم و وسیع پیمانے پر کر رہی ہے۔ بے نظیر مالی قربانیاں بھی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت قدم قدم پر ہمارے ساتھ ہے۔ اسلام کا وہ غلبہ جو مسیح ومہدی کے ذریعہ تمام ادیان پر مقدّر ہے اس کے آثار نظر آرہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح ومہدی پر ایمان لے آنا کیا کوئی جرم کی بات ہے؟ یا عین سعادت اور خوش قسمتی ہے؟ یہ مسیح جس پر ہم ایمان لے آئے ہیں اگر جھوٹا ہے تو پھر سچّے مسیح کو نازل کرواتا کہ اُمّت محمدیہ کی بگڑی سنورے۔ اگر اس پُرآشوب دَور میں بھی وہ نازل نہیں ہوگا جبکہ اُمّت محمدیہ پر مصائب و آفات کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں اور وہ دُکھ اور درد سے کراہ رہی ہے تو پھر آپ کا سچّا مسیح کب آئے گا؟ کیوں اس عین ضرورت کے وقت وہ آسمان پر بیٹھا ہے؟ اُسے تو زمین پر ہونا چاہئے۔

اس اشتہار میں یہ کہا گیا ہے کہ ’’عالم اسلام کا **متفقہ فیصلہ** ہے کہ قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں‘‘ سو آج ہم اس ’’متفقہ فیصلہ‘‘ کی حقیقت محمد باقر حسین شاذ پر آشکار کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اس ’’متفقہ فیصلہ‘‘ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فیصلہ ہے اسے سننے کے لئے ذرا دل تھام کر بیٹھئے۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے خلاف جانے کی گستاخی اور بے ادبی نہیں کریں گے۔ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا یقیناً احترام ہوگا۔

☆ اس متفقہ فیصلہ نے جماعت کی سچائی روز روشن کی طرح ثابت کردی۔

☆ اور اسی متفقہ فیصلہ نے متفقہ فیصلہ کرنے والوں کا جھوٹا ہونا دو اور دو چار کی طرح واضح کردیا۔

☆ اس متفقہ فیصلہ سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا۔

☆ اس متفقہ فیصلہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ کون ناجی ہے اور کون ناری؟

☆ اس متفقہ فیصلہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ کون حق پر ہے اور کون حق کی مخالفت کرنے والا۔

☆ اس متفقہ فیصلہ سے ثابت ہوگیا کہ کون ’’جماعت‘‘ کہلانے کا مستحق اور حقدار ہے اور کون ہے جو بے جماعت اور بے امام اور محض آوارہ منتشر اور پریشان ہے۔

☆ اس متفقہ فیصلہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ کون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی راہ پر گامزن ہے اور کون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے برگشتہ اور آپؐ کی سنّت پر قائم جماعت کی مخالفت کرنے والا ہے۔

ہاں اس کے لئے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ فیصلہ صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چلے گا۔ آپؐ کے فیصلہ کے مقابلہ میں کسی اور کے فیصلہ کی کوئی حیثیت نہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ...... وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً ، قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مصری ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... یقیناً بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب آگ میں ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔

امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد کے حوالے سے مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے :

وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمدَ وَاَبِیْ دَاؤدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ۔

(مشکوٰۃ شریف عربی اُردو تصنیف امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی 742ھ مترجم مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری تصنیف شدہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی طبع باراوّل فروری 1987ء صفحہ 57)

یعنی احمد اور ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ کی روایت اس طرح منقول ہے کہ بہتّر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنّت میں اور وہ ایک جماعت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ واضح فیصلہ ہے 72 آگ میں ہوں گے اور ایک فرقہ جنّتی ہوگا۔ اب صرف یہ سوال حل طلب باقی رہ جاتا ہے کہ وہ 72 کون ہیں اور ایک فرقہ تہتّر واں کون سا ہے۔ لیجئے 72 اور 1 کا فیصلہ سنئے۔ اختر علی خان ابن مولوی ظفر علی خان نے لکھا :

’’مجلس عمل نے گزشتہ تیرہ سو سال کی تاریخ میں دوسری مرتبہ اجماع امت کا موقع مہیّا کیا ہے۔ آج مرزائے قادیان کی مخالفت میں امت کے 72 فرقے متحد و متفق ہیں۔ حنفی اور وہابی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سُنّی، اہل حدیث سب کے علماء، تمام پیر اور تمام صوفی اس مطالبہ پر متفق و متحد ہیں کہ مرزائی کافر ہیں انہیں مسلمانوں سے ایک علیحدہ اقلیت قرار دو۔‘‘ (زمیندار 5/نومبر 1952ء صفحہ 2 کالم 6)

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کافر اور غیر مسلم ہونے کا فتویٰ لگایا۔ اس پر پاکستانی اخبارات نے یہی سُرخیاں لگائیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع۔ چنانچہ نوائے وقت لاہور نے لکھا کہ :

’’اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملانِ شرعِ متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کما حقہٗ متفق ہوئے ہیں۔ اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔‘‘ (نوائے وقت 6/اکتوبر 1974ء صفحہ 4)

ہم پاکستان کی قومی اسمبلی، علماءِ دین اور حاملانِ شرعِ متین اور اُن صوفیاء کرام اور عارفین باللہ اور برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کے بہت مشکور ہیں کہ ایک بہت ہی مشکل اور انتہائی پیچیدہ مسئلہ کا حل انہوں نے اُمّت کے سامنے پیش فرمادیا ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی ایک واحد جماعت ہے جو 1 کے حکم میں ہے اور باقی سب 72 کی تھیلی میں ہیں۔

لو آپ اپنی دام میں صیّاد آگیا

اگر ہم یہ بات کہتے تو بڑی ہنگامہ آرائی ہوتی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ معاندین نے خود اپنے منہ سے اپنا 72 ہونا اور ہمارا 1 ہونا قبول کرلیا۔

اب رہا مسئلہ کہ کون حق پر ہے؟ کون سچا ہے؟ کون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے نقش قدم پر ہے؟

سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہ ہے کہ 72 ناری ہوں گے اور حق پر نہیں ہوں گے۔ اور صرف ایک فرقہ حق پر ہوگا اور جنتی ہوگا، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو آپؐ کے اور صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے۔ فیصلہ بہرحال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چلے گا۔

اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

اللہ کے ماموراور مرسل کے مقابل پر کھڑے ہونے والے ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ ابوالحکم جو حکمت و دانائی کا باپ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہوا تو ابوجہل بن گیا۔

تمام فرقوں کا جماعت احمدیہ کے خلاف متحد ہوجانا ہرگز اُن کی سچائی کی دلیل نہیں ہے۔ اس بات کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا حدیث جھٹلا رہی ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم 72 کو سچا اور 1 کو جھوٹا قرار دیتے۔ جبکہ معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو فرقے متحد ہوئے وہ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ کے تحت صرف جماعت احمدیہ کی عداوت اور مخالفت میں متحد ہوئے۔ ورنہ آپس میں اُن کا کوئی اتحاد و اتفاق نہیں۔ اُن کے دل پھٹے ہوئے اور قُلُوْبُھُمْ شَتّٰی کے جیتے جاگتے نمونے ہیں۔ تکفیر بازی کی تلواریں اُن میں بہت چل چکی ہیں۔ ان میں پیار و محبت کا کوئی رشتہ قائم نہیں۔

دُنیا کے پردے پر صرف ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو مکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے۔

محمد باقر حسین شاذ صاحب اب آپ خود ہی فیصلہ فرمالیں کہ آپ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں؟ 72 کے ساتھ یا 1 کے ساتھ۔

(منصور احمد مسرور)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

لگا دیا۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے نانا شہید جو تھے انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے نام کا حصہ بشیر الدین کو بھی ساتھ شامل کر دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب شہید کا پورا نام مہدی علی بشیر الدین قمر ہو گیا۔ اور یہی نام ہر جگہ لکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب شہید نے ابتدائی تعلیم ربوہ میں تعلیم الاسلام سکول اور کالج میں لی۔ نہایت ذہین اور ہونہار طلباء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ پھر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں میڈیکل کی تعلیم شروع کی۔ وہاں پڑھائی کے دوران احمدیت کی وجہ سے طلباء نے کافی مخالفت کی۔ کتابیں اور سامان وغیرہ جلا دیا جس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے واپس ربوہ آ گئے۔ پھر حالات بہتر ہوئے دوبارہ جا کر تعلیم شروع کی۔ ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان پاس کیا۔ 89ء سے جولائی 91ء تک دو سال فضل عمل ہسپتال ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں اپنی والدہ کے ساتھ کینیڈا منتقل ہو گئے۔ کینیڈا میں میڈیکل کے امتحانات پاس کرنے کے بعد ہاؤس جاب کیا۔ پھر بروک لینڈ یونیورسٹی نیویارک چلے گئے۔ وہاں کارڈیالوجی میں سپیشلائزیشن کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کولمبس اوہایو میں آپ نے جاب شروع کیا امریکہ میں۔ وہیں پھر مستقل رہائش اختیار کر لی اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے بعد جب میں نے تحریک کی ڈاکٹروں کو تو یہ بھی وقف عارضی کے لئے آتے تھے۔ اس سے پہلے بھی دو دفعہ آ چکے تھے۔ اب تیسری دفعہ تشریف لائے تھے۔ جماعتی طور پر مختلف سطح پر ان کو کام کرنے کی توفیق ملی۔ بڑے نرم مزاج نرم خو اور نرم رو شخصیت کے مالک تھے۔ ہر کسی کے ساتھ ہمدرد اور دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا یا تنگی ترشی نہیں کی۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے بتایا کہ میرے ساتھ بھی بے حد نرم رویہ رکھتے تھے۔ ہر طرح دلداری کرتے۔ غلطیوں کو ہمیشہ نظر انداز کیا۔ کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دی۔ بچوں کے لئے بڑے شفیق اور مہربان باپ تھے۔ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔ انتہائی منکسر المزاج تھے۔ یہ کہتی ہیں کہ مجھے اگر کسی بات پر غصہ آ جاتا تو ہمیشہ کہتے غصہ نہیں کرتے۔ طبیعت میں عاجزی اور انکساری بہت تھی۔ سسرالی رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی خوشدامن نے بتایا کہ میں پانچ سال امریکہ جا کے ان کے پاس رہی اور کبھی اونچی آواز سے بات نہیں کی اور ہمیشہ اپنی ماں کی طرح میرا عزت و احترام کیا۔ مہمان نوازی ان کا ایک بہت بڑا شیوہ تھا۔ جماعتی تقریبات کے موقع پر مہمان ٹھہرانے کا اہتمام کرتے اپنے گھر میں۔ پھر ایئرپورٹ سے لانے لے جانے کا کام کرتے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں کی کثرت سے امداد کیا کرتے تھے۔ شہید اپنے شعبہ کے علاوہ ادبی ذوق بھی رکھتے تھے۔ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ان کا مجموعہ کلام برگ خیال کے نام سے طباعت کے مراحل میں ہے۔ اسی طرح کیلیگرافی بھی اچھی کر لیتے تھے۔ خلافت سے انتہائی گہری محبت اور خلوص کا تعلق تھا ان کا اور ہر تحریک پر فوری لبیک کہنے والے تھے۔ بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے تھے۔ کولمبس کی مسجد کی تعمیر میں ایک بہت بڑی خطیر رقم پیش کی انہوں نے۔ اس کی زیبائش اور آرائش کا کام بھی کیا۔ اسی طرح اپنے آبائی محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی مسجد کے لئے بھی بڑی رقم دی۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے بھی عطیات کی فراہمی میں پیش پیش رہتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک ان کو شوق تھا اور دینی مطالعہ بھی اللہ کے فضل سے کافی تھا۔ یوٹیوب پر غیر احمدیوں اور معترضوں کے اعتراضوں کے موثر جواب دینے میں مستعد تھے۔ ان کے لواحقین میں اہلیہ محترمہ وجیہہ مہدی اور تین بیٹے عزیزم عبد اللہ علی عمر پندرہ سال ہاشم علی عمر سات سال اور ایک بچہ تین سال کا ہے۔ یہ چھوٹا بچہ ان کا اس وقت ساتھ ہی تھا جب ان کو گولیاں ماری گئیں۔

ہادی علی صاحب جو ہمارے مبلغ سلسلہ ہیں یہاں بھی رہے ہیں بڑا لمبا عرصہ، ڈاکٹر صاحب ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ ہادی علی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی بہت ہی غیر معمولی انسان تھے۔ ان کی جدائی سارے خاندان کے لئے گویا ایک بہت بڑا صدمہ ہے مگر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا خاندان اللہ تعالیٰ کی رضا پر صدق دل سے راضی اور صابر اور شاکر ہے۔ ان کی مہدی علی شہید کی ای میلز پر اس طرح کے فقرے لکھے ہوتے تھے کہ **قولوا للناس حسنا**۔ ان کی ہمشیرہ کہتی ہیں کہ بچپن سے ہی بہت پیاری مدبرانہ اور بزرگ طبیعت کے مالک تھے۔ فضولیات سے ہمیشہ بچتے۔ نہایت شوق اور باقاعدگی سے نماز ادا کرتے۔ بچپن سے ہی ذیلی تنظیم کے فعال رکن تھے۔ جب طفل تھے تو صل علی۔ صبح نماز فجر سے پہلے کیا کرتے تھے لوگوں کو جگانے کے لئے۔ بچپن سے ہی مطالعہ کا شوق تھا اور جماعتی کتب کا مطالعہ بہت کم سنی سے شروع کر دیا تھا۔

خلافت سے ایک والہانہ رنگ میں عشق تھا اور جب میں 2012ء میں وہاں گیا ہوں کولمبس امریکہ کے دورے پر۔ تو رات بھر جاگ کر انہوں نے مسجد کی آرائش اور خطاطی کا کام کرتے رہے۔ کئی بینر لگائے اور ان کے بھائی بھی ساتھ تھے ان کے، ہادی صاحب اور رات بھر مسجد میں کام کرنے کے بعد صبح اپنے ہسپتال کی ڈیوٹی بھی پوری نبھائی۔ اور پھر یہ کہ مسجد کی سجاوٹ پر جو بھی خرچ ہوا انہوں نے ہمیشہ اپنی جیب سے ادا کیا۔ اور جب مسجد میں کام کر رہے ہوتے تھے تو کوئی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ آپ اتنے بڑے ڈاکٹر ہیں۔ نہایت سادگی سے اپنی خدمت کر رہے ہوتے تھے۔ مالی قربانی میں صف اول میں رہے

Dawn اخبار کی ویب سائٹ پر ڈاکٹر صاحب کی شہادت پر جماعت احمدیہ کی مخالفت کا پس منظر بیان کر کے یوں ذکر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کوئی عام ڈاکٹر نہیں تھے۔ انہوں نے امریکن کالج آف کارڈیالوجی سے ینگ انوسٹی گیٹر کا ایوارڈ حاصل کیا اور سال 2003ء اور 2004 میں امریکہ کے بہترین فزیشنز میں ان کا شمار ہوا۔ اس کے علاوہ سال 2005ء، 2006ء، 2007ء میں مسلسل تین سال تک اور 2009ء، 2010ء، 2011ء اور 2012ء میں مسلسل چار سال تک امریکہ کے بہترین کارڈیالوجسٹ میں ان کا شمار ہوا۔ نیز انہیں امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی جانب سے فزیشن ریکگنیشن کا بھی ایوارڈ ملا۔ پھر یہ لکھتے ہیں اخبار والے کہ میں نے انٹرنیٹ پر مہدی صاحب کا ایک پروفائل پر ان کی مسکراتی ہوئی روشن تصویر دیکھی جس کے ساتھ ان کے یہ الفاظ لکھے تھے کہ میں اعلیٰ ترین پیشہ وارانہ معیار کو قائم رکھتے ہوئے مریض کی بہترین دیکھ بھال پر یقین رکھتا ہوں تاکہ ان اداروں کی ترقی میں معاون ثابت ہو سکوں جن سے میں وابستہ ہوں۔ میری ترجیح پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو قابلیت سچائی اور دیانت داری سے نبھانا ہے اور یقیناً قابلیت سچائی اور دیانت داری سے انہوں نے یہ سب نبھایا۔

پھر آخر میں لکھنے والے نے لکھا کہ ڈاکٹر مہدی علی قمر! میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو بچا نہیں سکا لیکن میں نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ میں نے اپنی سلامتی خطرے میں ڈال دی ہے تاکہ کل میں ایسے نہ مروں کہ میری آواز نہ سنی گئی ہو۔

پھر پاکستان امریکہ کینیڈا برطانیہ اور دنیا کے متعدد اخباروں نے اس نہایت بہیمانہ قتل اور انسانیت سوز فعل کی سخت مذمت کی ہے۔ اب تک تیس سے زیادہ ہے ان اخباروں کی تعداد جن میں خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان تمام تر اخباروں میں جہاں ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کے بہیمانہ قتل کی مذمت کی گئی ہے وہیں جماعت احمدیہ کے تعارف اور پچھلی کئی دہائیوں سے ہونے والے جبر و تشدد کا بھی انتہائی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔ ان تمام تر اخباروں نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور دعویٰ نبوت اور مسیحیت کا ذکر کیا ہے وہیں اس امر کا بھی ذکر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے جو جہاد کے نام پر مظلوموں کو قتل کرنے کی مذمت کرتی ہے۔ اسی طرح بعض اخباروں نے جماعت کے فلاحی کاموں کو بھی سراہا۔ پس یہ جان دے کر بھی تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول گئے اور دنیا کو جماعت سے متعارف کروا گئے۔

وال سٹریٹ جرنل جو دنیا کا مشہور اخبار ہے امریکہ کا دنیا میں کئی جگہ چھپتا ہے اس کے نامہ نگار نے شہادت کا واقعہ جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کے خلاف ہونے والے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی چیئر پرسن صاحبہ کا تجزیہ پیش کیا کہ گو کہ پاکستان میں تمام تر اقلیتیں ہی مظالم کا شکار ہیں مگر جماعت احمدیہ سخت ترین ظلموں کا شکار ہے۔ پاکستان کی کئی لوکل اخباریں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز خبریں شائع کرتی رہتی ہیں۔ اگر مسیحی برادری کے خلاف دہشت گردی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ملک کے وزیر اعظم خود اظہار افسوس کرنے اور متاثرین سے ملنے جاتے ہیں مگر احمدیوں کے حق میں کوئی کھڑا ہونے والا نہیں۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا احمدیوں کے حق میں خدا کھڑا ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ ترجمہ نگار نے شہید کے ایک ساتھی ڈاکٹر شنتانو سنہا کا بھی انٹرویو شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر سنہا نے شہید مرحوم کے متعلق کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں ان سے زیادہ دیانتدار اور خوش اخلاق شخص نہیں دیکھا۔ آپ کے جسم میں ایک بھی شر پسند ذرہ نہ تھا۔ آپ بہت زیادہ خدمت خلق کرنے والے شخص تھے اور گو کہ آپ جانتے تھے کہ آپ کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آ سکتا ہے مگر اس کے باوجود خدمت خلق کے لئے پاکستان گئے۔ میں بس اس قدر چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ کس طرح ایک انتہائی بااخلاق انسان جو انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے گیا ہوا تھا کو انتہائی بہیمانہ انداز میں قتل کر دیا گیا۔

بہرحال یہ شہید تو اپنی زندگی میں بھی کامیابیاں دیکھتا رہا اور مخلوق خدا کی خدمت کرتا رہا اور موت بھی ایسی پائی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے دائمی زندگی دے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس پیارے بھائی کو جنت میں اعلیٰ درجے عطا فرمائے۔ لحظہ لحظہ ان کے درجات کی بلندی ہوتی رہے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں اس کو جگہ دے۔ ان کی بیوی بچوں کو بھی اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ڈاکٹر صاحب شہید کی تمام نیک خواہشات اور دعائیں جو انہوں نے اپنے بچوں کے لئے کیں، انہیں قبول فرمائے۔ جیسا کہ میں بتا آیا ہوں کہ ہماری ترقیات اور دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہمارے پاس دعاؤں ہی کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ ظاہری سامان کی طرف بھی توجہ دلائی ہے وہ بھی ساتھ ساتھ ہونے چاہئیں جس حد تک ہو سکتا ہے۔ اس لئے ربوہ میں اس واقعہ کے بعد اب ربوہ میں انتظامیہ کو بھی پہلے سے زیادہ چوکس اور ہشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اپنی تدبیروں اور وسائل کو انتہا تک پہنچائیں پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑیں اور پھر ربوہ کے ہر شہری کو بھی چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ اس پیارے شہید نے ربوہ کی زمین پر اپنا خون بہا کر ہمیں دعاؤں اور تدبیروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس اس طرف بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے احمدی بھی پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں کیونکہ وہ انتہائی ناقابل برداشت حالات میں اب رہ رہے ہیں اور یہ حالات جو ہیں یہ شدت اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اب تو پورا ملک ہی ظلموں کی داستان بن کے رہ گیا ہے۔ کچھ دن ہوئے ہائیکورٹ کے اندر پتھر مار مار کر ایک عورت کو مار دیا۔ روزانہ وہاں قتل و غارت ہو رہی ہے اور جو ظلم ہو رہا ہے پاکستان میں ہر ایک پہ وہ اللہ اور رسول کے نام پر ہو رہا ہے۔ اس رسول کے نام پر ہو رہا ہے جو محسن انسانیت ہے۔ اس رسول کے نام پر ہو رہا ہے جو رحمت للعالمین ہے۔ پس ہمارے دل اس بات سے زخمی اور چھلنی ہوتے ہیں کہ اگر ظلم کرنے ہیں تو کم از کم اللہ اور رسول کے نام پر ظلم تو نہ کرو۔ اس محسن انسانیت اور رحمت للعالمین کے نام پر ظلم تو نہ کرو۔ اسلام کو بدنام تو نہ کرو لیکن یہ ان کو سمجھ نہیں آتی اور ان کو پتا نہیں ہے یہ کس طرف جا رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر چلے گی اور انشاء اللہ ضرور چلے گی تو ان کے نام و نشان مٹ جائیں گے۔ نہ ظلم کرنے والے رہیں گے اور نہ ظلم کی پشت پناہی کرنے والے رہیں گے۔ پس ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو بھی علماء کے چنگل سے نکالے اور یہ حقیقت کو سمجھیں اور زمانے کے امام کو پہچاننے والے ہوں۔ نماز جمعہ کے بعد میں انشاء اللہ نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا شہید مرحوم کا۔

☆☆☆

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 12 June 2014 IssueNo.24

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

خلافت سے جڑ کر رہنا ہی اصل چیز ہے اسی سے جماعت کی اکائی ہے اسی سے جماعت کی ترقی ہے اسی سے دشمنان احمدیت اور اسلام کے حملوں کے جواب کی طاقت ہم میں پیدا ہے

جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر چلے گی اور انشاء اللہ ضرور چلے گی تو ان کے نام ونشان مٹ جائیں گے نہ ظلم کرنے والے رہیں گے اور نہ ظلم کی پشت پناہی کرنے والے رہیں گے

محترم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی دلخراش شہادت کا واقعہ اور ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30رمئی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ایک احسان اور بہت بڑا احسان جس نے جماعت احمدیہ کو ایک اکائی میں پرویا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے گزشتہ 106 سال اس بات کے گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جیسا کہ آپ علیہ السلام نے رسالہ الوصیۃ میں بیان فرمایا تھا۔ افراد جماعت نے کامل اطاعت کے ساتھ نظام خلافت کو قبول کیا۔ وہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام ومرتبہ کو سمجھتی ہے وہ بہرحال اس بات کا ادراک رکھتی ہے کہ خلافت سے جڑ کر رہنا ہی اصل چیز ہے۔ اسی سے جماعت کی اکائی ہے اسی سے جماعت کی ترقی ہے اسی سے دشمنان احمدیت اور اسلام کے حملوں کے جواب کی طاقت ہم میں پیدا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے ذکر کیا تھا کہ ہر پریشانی اور ہر مشکل کے وقت ہمیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے۔ دنیاوی طریقہ احتجاج جو ہے اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور پریشانیوں سے نجات پانے اور امن کی حالت میں آنے والوں کے لئے جیسا کہ میں نے بتایا اللہ تعالیٰ نے دعاؤں اور عبادتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس یہی ہمارے اصل ہتھیار ہیں جن پر ہم مکمل اور مستقل انحصار کر سکتے ہیں۔ دعاؤں کے ہتھیار کو چھوڑ کر ہم چھوٹے اور عارضی ہتھیاروں کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں مل سکتی۔

پس ہمیں اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ابھارنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو پہلے بھی جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بتائی تھیں پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے میں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں نہ کم کرنا ہے ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے اور پھر اپنی نمازوں کو اپنی عبادتوں کو بھی سنوار کر ادا کرنے کی اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم دعاؤں کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں۔

یاددہانی کے طور پر بتا دیتا ہوں ان میں سے، پہلے سورۃ فاتحہ ہے اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔ درود شریف ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کا بہت زیادہ ورد کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہامی دعا سکھائی گئی تھی۔

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کو بہت زیادہ پڑھیں۔ پھر یہ دعا تھی جواب بھی پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔ پھر ایک دعا تھی جس پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۔ کہ اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِيۡ نُحُوۡرِهِمۡ وَنَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شُرُوۡرِهِمۡ کی دعا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس فرماتے تھے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِيۡ نُحُوۡرِهِمۡ وَنَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شُرُوۡرِهِمۡ کہ اے اللہ! تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔ تو ہی ہے جو ان شریروں اور فساد پیدا کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں کی طاقت توڑنے والا ہے۔ پس ان کا خاتمہ کر اور ہمیں ان کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے۔ پھر اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ۔ کی دعا ہے پھر اسی طرح کچھ عرصہ ہوا میں نے کہا ایک خواب کی بناء پر کہا تھا کہ رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِيۡ وَانۡصُرۡنِيۡ وَارۡحَمۡنِيۡ کی دعا بہت زیادہ پڑھیں۔

پھر یہ دعا بھی شامل کریں۔

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِيۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ۔ کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا ہے اسے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ دشمن اب اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے ہمیں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔

يَا رَبِّ فَاسۡمَعۡ دُعَائِيۡ وَمَزِّقۡ اَعۡدَاءَكَ وَاَعۡدَائِيۡ وَاَنۡجِزۡ وَعۡدَكَ وَانۡصُرۡ عَبۡدَكَ اَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرۡ لَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرۡ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ شَرِيۡرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ پس یہ دعائیں ہیں ان کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اب اس کے بعد میں آج اپنے ایک انتہائی پیارے مخلص باوفا نافع الناس اور بہت سی خوبیوں کے مالک جن کا نام ڈاکٹر مہدی علی قمر تھا ولد مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کا ذکر خیر کروں گا جنہیں 26رمئی کو ربوہ میں شہید کر دیا گیا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار صبح تقریباً پانچ بجے جب یہ بہشتی مقبرے میں جا رہے تھے دارالفضل کے قریب فائرنگ کر کے شہید کر دیا 11 گولیاں فائر کیں جو ان کو لگیں جس سے ڈاکٹر صاحب کی موقع پر ہی شہادت ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب شہید 23رستمبر 1963ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش کے روز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء کا وصال ہوا۔ اسی مناسبت سے ڈاکٹر صاحب کے والد نے ان کے نام کے ساتھ قمر

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے صاحبزادے مرزا وقاص احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ولادت باسعادت

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے یہ خبر یقیناً بے حد باعث خوشی وصد مسرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارے محبوب امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کو 18رمئی 2014ء بروز اتوار دوسرے پوتے سے نوازا ہے۔ عزیز نومولود جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ نے 'مرزا معاذ احمد' رکھا ہے مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد سلمہ اللہ اور محترمہ صاحبزادی ھبۃ الرؤوف سلمہا اللہ کا دوسرا بچہ اور مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور محترمہ سیدہ امۃ الرؤوف صاحبہ کا دوسرا نواسہ ہے۔

ادارہ ہفت روزہ بدر قادیان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد سلمہ اللہ اور آپ کی اہلیہ محترمہ ھبۃ الرؤوف سلمہا اللہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح سلمہا اللہ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور آپ کے اہل خانہ اور جملہ افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مرزا معاذ احمد کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، دین ودنیا کی لازوال سعادتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنی بے انتہا رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اولاد کے حق میں کی گئی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30مئی 2014)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان